Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شمارہ 49

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

11 صفر 1436 ہجری 4 فتح 1393 ہش 4 دسمبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔

وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہوگئی ہے انہوں نے انشاءاللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے جہاں انہیں نیک نصیب ہونے اور اچھے خاوند ملنے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جو مستقبل میں اُن پر پڑنے والی ہیں۔

اس وقت آپ کے لئے تبلیغ سے زیادہ تربیت کی ضرورت ھے۔ پھلے اپنی تربیت کی طرف توجہ دیں، اپنی عملی حالتوں کو درست کر لیں تو تبلیغ کے میدان پھر خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔ تبلیغ کے ساتھ ساتھ اگلی نسلوں کی تربیت اور انھیں خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور جماعت کا فعّال حصہ بنانے کے لئے بھی آپ کے علمی، عملی اور روحانی نمونے ضروری ھیں

جو ایمان ہمارے بڑوں کے اندر تھا وہی ایمان ہمارے اندر ہونا چاہئے۔احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچائی ہر ایک کے دل میں میخ کی طرح گڑی ہونی چاہئے

احمدیت نے تو انشاءاللہ تعالیٰ ترقی کرنی ہے۔اگر پرانے احمدیوں کے عملی نمونے نئے آنے والوں کے لئے مددگار رہوں گے تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔اگر عملی نمونے نہیں دکھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان نئے آنے والوں میں سے ہی عملی نمونے قائم کرنے والے پیدا فرماتا چلا جائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے جاری نظام میں آنے والا ہر خلیفہ اس لئے خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دین کی تجدید کے کام کو جاری رکھنا ہے اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

سعادت اسی میں ہے کہ وقت کا خلیفہ جو بات کہے اس کے پیچھے چلیں اور اطاعت کے نمونے دکھائیں۔اسی میں آپ کی کامیابی ہے اور اسی میں آپ کی نسلوں کی بقا ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بمقام کالسروئے 14 جون 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل تغیر زندگی میں کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو کہ وہ ہر مصیبت میں کام آتا ہے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفّت سے ہرگز نہ دیکھا جاوے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جاوے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جاوے۔مثلاً نماز کا حکم ہے۔جب ایک شخص اسے بجالاتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو بعض لوگ اس سے تمسخر کرتے ہیں...... لیکن ایک مومن کو ہرگز لازم نہیں کہ ان باتوں اور ہنسی اور استہزاء سے وہ اس کی ادائیگی کو ترک کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 472۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا:

’’یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔‘‘

فرماتے ہیں: ’’ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کرو۔ جو آخرت کی فکر کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا۔ ...... بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کردے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 434۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 184۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے پھر عورتوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ گلہ شکوہ اور غیبت سے رکیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 434۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ ’’بیعت کا زبانی اقرار کچھ شئے نہیں۔اللہ تعالیٰ تزکیہ نفس چاہتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 572 حاشیہ۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اصل مدّعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو، استغفار کرو، نمازوں کو درست کر کے پڑھو، ناجائز کاموں سے بچو۔ مَیں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہئے کہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے۔ یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔جس کو معلوم ہی نہیں کہ مَیں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح لندن میں گیارہویں سالانہ پیس سمپوزیم کا انعقاد۔

حکومتی منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفراء، منسٹرز، کونسلرز، مذہبی اور سیاسی وسماجی شخصیات کی سمپوزیم میں شرکت

❁......’دنیا کو شدّت پسندی کے تیزی سے پھیلتے ہوئے رجحان کے خلاف فوری اقدامات کرنا ہوں گے۔‘❁...... یہ دہشتگرد تنظیمیں اپنے بہیمانہ عزائم کو پورا کرنے کے لیے کہاں سے فنڈز مہیا کرتی ہیں؟ کس ذریعہ سے انہیں جدید اسلحہ پہنچ رہا ہے؟ کیا ان کے پاس اسلحہ کے کارخانے ہیں؟ لازمی بات ہے کہ ان تنظیموں کو بعض طاقتیں سپورٹ کر رہی ہیں۔ یہ سپورٹ کسی تیل کے ذخائر رکھنے والے ملک کی طرف سے براہِ راست بھی ہوسکتی ہے یا خاموشی سے کوئی اور طاقت بھی اس سپورٹ کے پیچھے کارفرما ہوسکتی ہے۔❁......اگر ان کو متشدد کارروائیوں سے روکنا ہے تو ان کی فنڈنگ کو روکنا ہوگا۔

عالمی امن کو لاحق خطرات کی نشاندہی اور ان کے ازالہ کے لئے نہایت اہم تجاویز..........(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)

عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت کے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8ر نومبر 2014ء کی شام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح مورڈن میں جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے زیرِ انتظام منعقد کیے جانے والے گیارہویں سالانہ پیس سمپوزیم سے خطاب فرمایا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں اسلام کے نام پر قائم کی جانے والی شدّت پسند تنظیموں بالخصوص ISIS کو قطعی طور پر ’غیر اسلامی‘ قرار دیتے ہوئے ان کی مذمّت فرمائی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آج دنیا میں ’ایسی تمام تنظیمیں بہیمانہ تشدّد کو فروغ دے رہی ہیں‘۔

حضورِ انور نے قرآن کریم کی متعدد آیات کے حوالے پیش کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے جو معاشرے میں ہر سطح پر باہمی ہم آہنگی، برداشت اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضورِ انور نے یہ سوال اٹھایا کہ ISIS جیسی شدّت پسند تنظیموں کو کون لوگ، کس طرح اور کہاں سے فنڈز مہیا کرتے ہیں؟

اس پیس سمپوزیم کا انعقاد مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ’بیت الفتوح‘ مورڈن میں واقع طاہر ہال میں ہوا جس میں ایک ہزار کے قریب افراد نے شرکت کی۔ ان شرکاء میں پانچ سو سے زائد غیر احمدی مہمان تھے جن میں برطانوی حکومت کے متعدد وزرائے مملکت، مختلف ممالک کے سفراء، ممبرانِ پارلیمنٹ اور دیگر معزز مہمان شامل تھے۔ امسال اس پیس سمپوزیم کا مرکزی موضوع تھا ’خلافت، امن اور انصاف کی ضامن ہے‘۔

اس تقریب کے دوران حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسٹر میگنس مکفارلین بارَو (Mr. Magnus MacFarlane-Barrow) کو دنیا کے پسماندہ علاقوں میں بسنے والے لاکھوں بچوں کی بے لوث خدمت کو سراہتے ہوئے ’احمدیہ پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس‘ بھی عطا فرمایا۔ موصوف لاکھوں بچوں کو دن میں ایک وقت کا کھانا اور تعلیم مفت فراہم کرنے والے خیراتی ادارے Mary's Meals کے بانی اور سربراہ ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں اسلام کے مقدّس نام پر دنیا میں سنسنی خیز تشدّد کی ایک نئی لہر کو جنم دینے والی تنظیم ISIS یا IS کے بارے میں فرمایا کہ اس تنظیم سے نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ یورپین ممالک بھی متأثر ہو رہے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بات پریشان کُن ہے کہ یورپین ممالک بالخصوص انگلستان سے سینکڑوں کی تعداد میں نوجوان اس تنظیم میں شمولیت اختیار کرنے اور اس کی طرف سے لڑنے کے لیے عراق روانہ ہو رہے ہیں۔ نیز یہ کہ اس تنظیم اور اس کے نام نہاد خلیفہ کا ایجنڈا محض اور محض بربریّت اور تشدّد پر مشتمل ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ ISIS پوری دنیا کو فتح کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یہ بات محض ایک خیالِ خام ہے، اور کچھ نہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر اس تنظیم کو فوری طور پر اس کی کارروائیوں سے روکا نہ گیا تو دنیا میں مزید تباہی برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کو سوچنا چاہیے کہ ایک ایسی شدّت پسند تنظیم جو دنیا بھر سے مایوس اور ذہنی طور پر پراگندہ لوگوں کو اپنے اندر شامل کیے چلی جا رہی ہے اور یہ لوگ اس تنظیم کے متشدّد عزائم کے لیے اپنی جان تک دینے کو تیار ہیں کتنی بھیانک تباہی دنیا میں لا سکتی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان لوگوں کے پاس جدید آتشیں اسلحہ بھی موجود ہے۔ اگر انہیں نہ روکا گیا تو بعید نہیں کہ یہ لوگ کیمیائی ہتھیاروں پر بھی قبضہ حاصل کر لیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پوری دنیا کو ISIS اور اس جیسی دیگر تنظیموں کے بارے میں شدید تحفظات ہیں لیکن ہر امن پسند اور مخلص مسلمان اس بات پر بھی غمزدہ ہے کہ یہ لوگ اپنی تمام تر کارروائیاں اسلام کے مقدّس نام پر کر رہے ہیں جبکہ ایسی ظالمانہ اور غیر اسلامی حرکات کا مذہب اسلام سے کسی بھی قسم کا کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس کے برعکس اسلام تو ہر سطح پر انسان کی حفاظت اور امن کے قیام کی تعلیم دیتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے قرآن کریم سے متعدّد آیات کا ذکر کرتے ہوئے روزِ روشن کی طرح یہ ثابت فرمایا کہ دورِ اوّل میں مسلمانوں کو جس جنگ کی اجازت دی گئی وہ مدافعانہ نوعیت کی جنگ تھی۔ اور اگر اس وقت مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو نہ صرف اسلام بلکہ دنیا کا کوئی اور مذہب بھی محفوظ نہ رہتا۔ نیز یہ کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا میں قیامِ امن کے لیے لازوال کوششیں فرمائیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اسلام کی طرف سے ایک انسان کو دیے جانے والے بنیادی حقوق میں سے ایک ’آزادیٔ ضمیر‘ کا حق ہے۔ مسلمانوں کو صرف پُرامن طریق پر ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہے۔ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں کسی دوسرے کو زبردستی اسلام یا کسی بھی مذہب میں شامل کرنے کی اجازت نہیں۔ ہر فردِ واحد کو اجازت ہے کہ جو چاہے سو ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔ جب بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ کا کام اسلام کے پیغام کو پہنچا دینا ہے تو اسلام کے نام پر کوئی اور کیسے اس حکم سے تجاوز کر سکتا ہے؟ اگر آج کے دور میں کوئی مسلمان لیڈر اپنے آپ کو اس حکم سے بالا سمجھتا ہے تو یہ درست نہیں۔ کیا کوئی مسلمان ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ جس کے پاس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ طاقت، اتھارٹی یا اختیار ہو؟

حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخر پر یہ نہایت اہم سوال اٹھایا کہ یہ دہشتگرد تنظیمیں اپنے بہیمانہ عزائم کو پورا کرنے کے لیے کہاں سے فنڈز مہیا کرتی ہیں؟ حضورِ انور نے دنیا سے اپیل کی کہ ہمیں مل کر قیام امن کے لیے کوشش کرنی چاہیے جس کا حصول ہر سطح پر عدل وانصاف کے قیام کے بغیر ناممکن ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ میں ان لوگوں سے جو ان شدّت پسند تنظیموں کی افسوسناک کارروائیوں کو بنیاد بنا کر فوری طور پر اسلام کو ایک شدّت پسند مذہب قرار دے دیتے ہیں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ شدّت پسند تنظیمیں جنہیں اپنے عزائم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بے انتہا وسائل اور جدید اسلحہ کی ضرورت پڑتی ہے آخر کہاں سے فنڈز اکٹھے کر رہی ہیں؟ کس ذریعہ سے انہیں جدید اسلحہ پہنچ رہا ہے؟ کیا ان کے پاس اسلحہ کے کارخانے ہیں؟ لازمی بات ہے کہ ان تنظیموں کو بعض طاقتیں سپورٹ کر رہی ہیں۔ یہ سپورٹ کسی تیل کے ذخائر رکھنے والے ملک کی طرف سے براہِ راست بھی ہوسکتی ہے یا خاموشی سے کوئی اور طاقت بھی اس سپورٹ کے پیچھے کارفرما ہوسکتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر اس تنظیم کو ان متشدد کارروائیوں سے روکنا ہے تو اس کی فنڈنگ کو روکنا ہوگا کیونکہ ایک دنیا جانتی ہے کہ یہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ یورپ کے لوگ بھی اب محسوس کرنے لگے ہیں کہ یہ تنظیم انہیں بھی براہِ راست متأثر کر رہی ہے۔ یاد رکھیں! یہ جنگ پوری دنیا کی جنگ ہے۔

حضورانور نے اپنے خطاب کے اختتام پر فرمایا کہ سب سے ضروری بات جس کا مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ دنیا کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ اپنے خالق کو بھلا بیٹھی ہے۔ دنیا میں دوبارہ امن وسلامتی پیدا کرنے کے لیے انسان کو اپنے خالق کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ یہ ایک واحد ذریعہ ہے کہ جس کے ذریعے دنیا میں پائیدار امن کا قیام ہوسکتا ہے۔ میں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ دنیا کو ایک تیسری عالمی جنگ سے خبردار کر چکا ہوں۔ شاید دنیا کو اس جنگ کے بعد اندازہ ہوگا کہ بعض لوگوں کی طرف سے وضع کی جانے والی غیر منصفانہ پالیسیوں کی وجہ سے دنیا کو کس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ میں امید کرتا ہوں اور میری یہ دعا ہے کہ دنیا اس بڑی تباہی سے پہلے ہوش میں آجائے اور اس تباہی سے بچ جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس روح پرور خطاب سے قبل اس تقریب سے چیدہ چیدہ مہمانوں نے خطاب کیا جن میں امیر جماعت احمدیہ برطانیہ محترم رفیق احمد حیات صاحب، Siobhain Mc Donagh (ممبر آف پارلیمنٹ، صدر آل پارلیمنٹری گروپ فار دی احمدیہ مسلم گروپ)، لارڈ طارق احمد آف ویمبلڈن (منسٹر فار کمیونٹیز)، Rt Hon. Ed. Davey (ممبر پارلیمنٹ، سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انرجی اینڈ کلائمنٹ چینج)، Rt. Hon. Justine Greening (ممبر آف پارلیمنٹ، سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ)، Most Reverend Kevind McDonald (آرچ بشپ ایمیریٹس آف ساؤتھ وارک) اور امسال ’احمدیہ مسلم پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس‘ پانے والے Magnus MacFarlane-Barrow شامل تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس تقریب میں تشریف لانے سے پہلے اور بعد متعدد معززین کو شرفِ ملاقات بخشا۔ نیز اس تقریب کے بعد ایشین اور مغربی میڈیا کے نمائندگان سے الگ الگ پریس کانفرنس میں ان کے سوالات کے جوابات بھی دیے۔ (اس کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ شائع کی جائے گی۔) ☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 21 نومبر 2014)

خطبہ جمعہ

تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے والوں کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

آج دنیا مال کی محبت میں پتا نہیں کیا کچھ کر رہی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور تربیت کا اثر ہے کہ احمدیوں کی بہت بڑی اکثریت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ کرتے ہیں بلکہ بعض ایسے ہیں کہ اگر کبھی مال خرچ کرنے کی یہ توفیق کسی وجہ سے کم ہو جائے تو بے چین ہو جاتے ہیں، روتے ہیں۔ پس یہ دلوں کی حالت اور مالی قربانی کی روح بلکہ بعض دفعہ جان کی قربانی کی روح بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے۔

تحریک جدید کے 81 ویں سال کے آغاز کا اعلان
گزشتہ سال میں جماعت نے 84 لاکھ 70 ہزار 800 پاؤنڈز کی مالی قربانی دی

پاکستان باوجود اپنے حالات کے اس دفعہ بھی پہلے نمبر پر رہا۔ پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں جرمنی اوّل۔ برطانیہ دوم اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہا۔

مختلف پہلوؤں سے نمایاں قربانی کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی مالی قربانیاں قبول فرمائے۔ ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور جماعتی نظام کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ان اموال کو صحیح رنگ میں خرچ کرنے والے ہوں۔

مقامی معلم اور مبلغ مکرم الحاج یوسف ایڈوسئی صاحب آف گھانا کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 نومبر 2014ء بمطابق 07 نبوت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

(آل عمران: 93) تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے (خواب میں یہ دیکھے) کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 96-95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہماری اعتقادی اور علمی اصلاح جہاں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق کی وہاں روحانی ترقی اور تزکیہ کے بھی قرآنی تعلیم کے مطابق اسلوب سکھائے۔ حقوق اللہ کی طرف بھی توجہ دلائی اور حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دلائی۔ جان، مال، وقت اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کرنے کی روح بھی پیدا فرمائی۔ اپنی جماعت کے ہر فرد سے یہ توقع رکھی کہ وہ اپنی حالتوں کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کی تعلیمات کے مطابق بنائیں تبھی وہ حقیقی احمدی کہلا سکتے ہیں۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی زندگیوں کو آپ کی توقع اور خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ یہ اقتباس جو میں نے پڑھا ہے یہ اس آیت کی وضاحت میں ہے جس کی میں نے پہلے تلاوت کی تھی۔ جیسا کہ میں نے بتایا اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری روحانی ترقی کے لئے جو ذمہ داریاں ہیں، ایک مومن کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کی طرف توجہ دلا رہا ہے یعنی ان میں سے ایک ذمہ داری یعنی مالی قربانی کی طرف۔ گو اس میں یہ وسیع مضمون ہے لیکن اس وقت مالی قربانی کے حوالے سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مال کی قربانی بھی اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لحاظ سے اس آیت میں جو مالی قربانی کا پہلو ہے اس کے حوالے سے میں بیان کروں گا۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بھی اور اشاعت دین کے کام کے لئے بھی مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کا یہ نچوڑ ہے اور مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں یہ کام اپنی انتہا کو پہنچنے تھے اور آج ہم احمدی ان خوش قسمتوں میں شامل ہیں جو اس کام کی تکمیل میں حصہ لے رہے ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ آج دنیا مال کی محبت میں

پتا نہیں کیا کچھ کر رہی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور تربیت کا اثر ہے کہ احمدیوں کی بہت بڑی اکثریت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ کرتے ہیں بلکہ بعض ایسے ہیں کہ اگر کبھی مال خرچ کرنے کی یہ توفیق کسی وجہ سے کم ہو جائے تو بے چین ہو جاتے ہیں، روتے ہیں۔

پس یہ دلوں کی حالت اور مالی قربانی کی روح بلکہ بعض دفعہ جان کی قربانی کی روح بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہی مومنین کے دلوں میں مالی جہاد کے لئے مالی قربانی کی روح بھی پیدا فرماتا ہے اور اسی طرح باقی دوسری قسم کی قربانیاں بھی ہیں۔

اس وقت مَیں چند واقعات بیان کروں گا کہ اس زمانے میں بھی کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں قربانی کی روح پیدا کرنے کی تحریک پیدا کرتا ہے اور یہ نہیں کہ یہ کسی خاص طبقے یا خاص ملک میں یا خاص لوگوں میں ہے بلکہ دنیا کے ہر خطے میں ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتا ہے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ اس کی تحریک پیدا کرتا ہے چاہے وہ افریقہ کے دور دراز ممالک ہوں یا یورپ میں رہنے والے لوگ ہوں یا جزائر میں رہنے والے ہوں۔

امیر صاحب برکینا فاسو نے یہ لکھا کہ فادا شہر کے صدر صاحب جماعت کہتے ہیں کہ اس سال جب عیدالاضحیٰ آئی تو میرے پاس اتنی رقم بھی نہیں تھی کہ گھر کھانا بھی پک سکتا۔ اس لئے قربانی کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا یعنی عید پر بکرے کی جو قربانی کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان دنوں تحریک جدید کے بارے میں مربی صاحب بھی درس دیتے تھے۔ مالی قربانی کے بارے میں بھی اور تحریک جدید کے بارے میں انہوں نے توجہ دلائی۔ چنانچہ کہتے ہیں میں نے برکت کے لئے دو ہزار فرانک اس میں دے دیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ میری ضروریات پوری کر دے گا۔ بہرحال ایسا معجزہ ہوا کہ اگلے دن ہی ان کے چھوٹے بھائی نے ان کو آئیوری کوسٹ سے غیر معمولی طور پر بڑی رقم بھجوائی جس کی انہیں کوئی امید نہیں تھی جس سے عید کی قربانی کا بھی انتظام ہو گیا اور اُن کے گھر کے اخراجات کے لئے جو ضرورت تھی وہ بھی پوری ہو گئی۔ وہ کہتے ہیں چند گھنٹے میں یہ دیکھ کر میرے ایمان میں مزید اضافہ ہوا۔

پھر برکینا فاسو کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہدِ ڈُگو کی جگہ کے ایک خادم تراولے آدم صاحب نے کپاس کا بیج خریدا (وہاں کپاس کی فصل کاشت کی جاتی ہے) کہ اس کو بیچ کر گزارہ کروں گا۔ لیکن ایسا ہوا کہ کوئی گاہک نہیں ملا۔ ان کو بڑی تشویش ہوئی کہ اگر بیج فروخت نہ ہوا تو گھر کا نظام کیسے چلے گا۔ بہرحال ایک دن پریشانی میں یہ مربی صاحب کے پاس آئے تو انہوں نے ان کو یہی کہا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور کرتا ہے۔ تم بھی یہ نسخہ آزما کے دیکھ لو۔ کہتے ہیں اس تحریک پر میں نے تحریک جدید کا چندہ دے دیا اور یہ عہد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جلد ہی انتظام ہو گیا تو دس ہزار مزید دوں گا۔ وہ خادم کہتے ہیں کہ رسید کٹانے کے بعد ہی فوری طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ اتنے گاہک آئے کہ چند دنوں میں بیج بِک گیا اور اُن کی توقع سے جو زیادہ آمد ہوئی اُس کی وجہ سے انہوں نے دس ہزار مزید چندہ میں دیا۔

اسی طرح برکینا فاسو کی ایک اور جگہ ہے۔ دوسری ریجن ہے وہاں کے ایک دوست لاجی (Laji) صاحب نے گزشتہ سال ہی بیعت کی تھی۔ جب ان کو یہ پتا لگا کہ میں نے عموماً یہ تحریک کی ہے کہ نو مبائعین کو کم از کم کسی نہ کسی تحریک میں شامل کریں تا کہ مالی قربانی کی روح ان میں پیدا ہو اور یہ نہ دیکھیں کہ چندہ کتنا بڑھتا ہے۔ رقم کتنی آتی ہے۔ صرف یہ ہے کہ عادت ڈالنے کے لئے ہر احمدی کو مالی قربانی میں حصہ لینا چاہئے اور نو مبائعین کو خاص طور پر اس طرف توجہ دلائیں۔ بہرحال جب ان کو توجہ دلائی گئی کہ چاہے ایک پنس دیں یا ایک فرانک دیں تو ان نو مبائع نے بھی اس طرف توجہ کی۔ وہاں رواج یہ ہے کہ گاؤں کے دیہاتی لوگ ہیں، زمیندارہ کرتے ہیں۔ کاشت کرتے ہیں تو بجائے رقم کے وہ اپنی جنس دیتے ہیں اور جنس دینے کے لئے وہ جماعت کو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بوریاں یا کوئی چیز دے دو تا کہ ہم اس میں جنس بھر کے پہنچا دیں۔ تو ان کو بھی مربی صاحب نے یا جو بھی جماعت کا نظام تھا انہوں نے دو خالی بوریاں دیں۔ ان کو خیال آیا کہ مَیں احمدی تو اب ہوا ہوں ساری زندگی مَیں مسلمان رہا ہوں۔ چندہ کی تحریک تو کبھی میرے سامنے نہ ہوئی اور نہ میں نے کبھی چندہ دیا۔ اب یہ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت نے کہا ہے کہ ضرور چندے میں شامل ہونا چاہئے۔ تو مَیں دیکھتا ہوں کہ اس میں کیا فائدہ ہوتا ہے۔ بہرحال انہوں نے وہ اناج دیا جو بائیس ہزار فرانک کا تھا اور اس کے بعد جب فصل آئی تو انہوں نے آ کے بتایا کہ اس سال میری فصل گزشتہ سال سے دوگنی ہو گئی۔ چنانچہ اگلے سال وہ دوگنی جنس دینے کے لئے بوریاں لے کر گئے۔

لائبیریا کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہاں کے مربی کیپ ٹاؤن کاؤنٹی کے دورے پر گئے۔ جاتے ہوئے ایک جماعت نگبینا (Nagbina) ہے۔ ان کو پیغام دیتے گئے کہ نماز مغرب کے وقت ہم آئیں گے۔ لیکن اگلی جو جماعت تھی ولور (Vilor) یہاں کافی بڑی جماعت ہے اور بڑی فعال جماعت ہے۔ چندہ دینے والے بھی ہیں۔ وہاں غیر معمولی تاخیر ہو گئی۔ انہوں نے بھی سوچا کہ یہ نگبینا (Nagbina) کی جماعت جو ہے یہ عموماً کمزور جماعت ہے۔ قربانی کے لحاظ سے بھی کمزور ہے تو ان کو کہہ کر تو گئے تھے کہ مغرب کے وقت پہنچیں گے لیکن جس جماعت میں گئے ہوئے تھے وہ بڑی بھی تھی اور وہاں مصروفیت بھی زیادہ ہو گئی، اس لئے دیر ہو گئی تو عشاء کی نماز ہو گئی۔ جب عشاء کے وقت پہنچے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس جماعت میں بھی پہلی بار یہ دیکھنے میں آیا کہ 170 احباب انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا تھا کہ خلیفہ وقت نے کہا ہے کہ تمام کو شامل ہونا چاہئے تو ہم احباب یہاں تحریک جدید کا چندہ دینے کے لئے بیٹھے ہیں۔ تو جماعت کے افراد کی یہ روح ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ چندہ دینے والے نہیں یا کمزور ہیں لیکن جب صحیح رنگ میں ایک تحریک کی جائے۔ ان کو بتایا جائے۔ اہمیت بتائی جائے کہ مالی قربانی کی کیا اہمیت ہے؟ کیا کیا کام ہیں؟ جب لوگوں پر یہ واضح ہو جائے تو پھر ہر وقت وہ قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس اگر کمزوری ہے تو نظام میں کمزوری ہوتی ہے۔ لوگوں کے ایمان میں اللہ کے فضل سے کوئی کمزوری نہیں ہے۔

پھر لائبیریا کے ہی امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بلاور (Blavor) کے گاؤں میں اس سال نئی جماعت بنی ہے۔ اس گاؤں کی کوئی سڑک نہیں ہے بلکہ کچا راستہ بھی نہیں جاتا ایک پگڈنڈی جاتی ہے اور اس پر بھی جگہ جگہ نالوں کے اوپر درخت کے تنوں سے پُل بنے ہوئے ہیں اور ان درختوں کے اوپر سے گزرنا پڑتا ہے۔ کہتے ہیں ہمارے لوکل معلم وہاں دورے پر گئے۔ نئی جماعت تھی۔ اس کو بتایا کہ مالی قربانی کیا ہوتی ہے اور تحریک جدید کا تعارف کروایا کہ اگلے ہفتے پھر آئیں گے۔ تو وہاں کے لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم بڑی دور دراز کی جماعت ہیں۔ جنگل میں رہتے ہیں۔ غریب لوگ ہیں لیکن راستہ ایسا ہے کہ تمہیں دوبارہ آنے کی تکلیف کی ضرورت نہیں۔ ہمیں سمجھ آ گئی ہے کہ چندے کی اور مالی قربانی کی کیا اہمیت ہے تو جو بھی ہمارے پاس ہے، ہم سے ابھی لے کر جاؤ۔ بجائے اس کے کہ دوبارہ آؤ اور پھر دوبارہ اس رستے کی تنگیاں اور تکلیفیں تمہیں برداشت کرنی پڑیں۔ تو یہ دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان دور دراز لوگوں کے دلوں میں بھی ڈال رہا ہے جن میں ابھی احمدیت آئی ہے اور حقیقت میں ان کو پوری طرح اس تعلیم کا اور اہمیت کا اندازہ ہی نہیں ہوا لیکن باوجود اس کے قربانیوں میں وہ پہلے دن سے ترقی کر رہے ہیں۔

پھر بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ پورتونووو کے ایک مشہور احمدی مشہودی صاحب ہیں۔ انہوں نے ایک ہزار پاؤنڈ سے زیادہ کی قربانی کی۔ اب افریقہ کے ملکوں میں اتنی بڑی قربانی بہت بڑی چیز ہے۔ جب ان کو مبلغ نے کہا کہ اتنی قربانی آپ کر رہے ہیں۔ وقف جدید کا بھی چندہ ہے اور دوسرے چندے بھی ہیں تو انہوں نے کہا کہ بیشک ہوں گے لیکن اس میں سے مَیں کم نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اور سامان پیدا فرما دے گا۔ تو یہ وہ روح ہے جو اِن لوگوں میں پیدا ہو رہی ہے۔

بہرحال یہ مربی نے بھی صحیح کیا کہ ان کو بتا دیا کیونکہ مقصد رقم اکٹھی کرنا نہیں ہے۔ مقصد وہ روح پیدا کرنا ہے جو ایک قربانی کی روح ہے۔ مالی قربانی کی روح ہے تا کہ اس کے ذریعہ سے تزکیہ نفس بھی ہو۔

گزشتہ دنوں ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس ہو رہی تھی۔ ہر سال ہوتی ہے، یہاں بھی ہوتی ہے۔ تو وہاں پہلے تو ایک مولوی صاحب نے بڑی دھوآں دار تقریر کی کہ جماعت احمدیہ کو بڑی بڑی طاقتیں اور حکومتیں فنڈ کرتی ہیں جس کی وجہ سے یہ ترقی کر رہی ہے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد خود ہی اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان سے نکلوا دیا اور وہ جوش میں یہ بھی کہہ گئے کہ دیکھو جماعت احمدیہ اس لئے ترقی کر رہی ہے کہ ان کے غریب بھی مالی قربانی کرتے ہیں اور یہ ان کا چندہ ہے جس کی وجہ سے دنیا میں وہ تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں اور ہم سے وہ بہت آگے نکل گئے ہیں۔ بہرحال کسی حکومت کی نہ ہمیں مدد کی ضرورت ہے اور نہ لی جاتی ہے۔ یہ جماعت کے افراد کا اخلاص اور قربانی کی روح ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے۔

پھر بینن سے ہمارے ساوے ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع جماعت پیل (Peulh) میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا تو تحریک جدید کا تاریخی پس منظر بیان کیا گیا اور مالی قربانی کے بارے میں توجہ دلائی۔ اجلاس کے آخر پر دوستوں نے اپنا اپنا چندہ پیش کیا۔ ایک دوست نے پوچھا کہ میرے پاس رقم تو نہیں لیکن چندہ دینے کی خواہش ہے۔ اس پر وہاں کے مقامی مبلغ نے اس کی رہنمائی کی کہ حسب استطاعت جو کچھ ہے وہ پیش

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

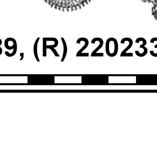
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Courtesy:
ALLADIN
BUILDERS
e-mail: khalid@alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

کریں۔اس پر وہ دوست گئے۔ بڑے غریب تھے۔ گھر سے مرغی کے دو انڈے لے کر آئے کہ اس وقت میرے پاس یہ ہیں۔تو ان کو اور جماعت کو بھی بتایا گیا کہ یہ ان کی حیثیت کے مطابق بہت بڑی قربانی ہے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں کوئی قربانی چھوٹی نہیں۔بس نیت نیک ہونی چاہئے۔ یہ باتیں جو افریقہ کے دور دراز ممالک میں ہو رہی ہیں اس طرف بھی توجہ پھیرتی ہیں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تحریک پر غریب عورتیں اسی طرح مرغیاں اور انڈے لے کے آ جایا کرتی تھیں اور یہ اس لئے ہے کہ دین اسلام کی اشاعت کی تڑپ ان لوگوں میں ہے۔

پھر مالی کی ایک رپورٹ ہے۔ایک پرانے احمدی ابوبکر جارہ صاحب نے کسی وجہ سے چندہ دینا چھوڑ دیا اور آہستہ آہستہ جماعتی پروگراموں میں بھی آنا چھوڑ دیا۔اس پر انہیں کافی سمجھایا مگر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ ایک عرصے کے بعد وہ ایک دن مشن آئے اور اپنا چندہ ادا کیا اور بتایا کہ آج رات انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ بہت گہرے پانی میں ڈوب رہے ہیں اور کوئی ان کی مدد کے لئے نہیں آ رہا۔اتنے میں وہ ایک کشتی دیکھتے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سوار ہیں۔حضور نے ان کا ہاتھ پکڑا اور کشتی میں اپنے ساتھ بٹھا لیا اور فرمایا کہ آئندہ کبھی بھی چندہ دینے میں سستی نہ کرنا۔اس خواب کے بعد انہوں نے جماعت سے پختہ وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی بھی وہ چندہ دینے میں سستی نہیں کریں گے اور نہ ہی وہ جماعتی کاموں میں غفلت برتیں گے۔

پس جہاں یہ چندے کی اہمیت کا ثبوت ہے، وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بھی ثبوت ہے کہ دور دراز کے ایک ملک میں اور اس ملک کے بھی ایک دور دراز علاقے میں ایک شخص احمدیت قبول کرتا ہے۔ پھر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اس کی رہنمائی پھر خواب کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔

بینن کے ریجن کوتونو کے ایک زون کے ایک داعی الی اللہ شافیو صاحب بتاتے ہیں کہ جب وہ فطرانہ وصول کرنے کے لئے گئے تو اپنے علاقے کے ایک گھر میں پہنچے اور گھر کے سربراہ سے جب فطرانہ پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ میرے سارے گھر میں صرف یہ پندرہ سو فرانک سیفا ہی ہیں اور ایک دو روز میں میری بیوی کی ڈیلوری ہونے والی ہے، بچہ پیدا ہونے والا ہے۔اس کے لئے مجھے ساڑھے چار ہزار فرانک سیفا چاہئے اور آج ہی میرا مالک مکان بھی کرائے کے ساڑھے تین ہزار فرانک وصول کرنے آیا ہے اور ناراض ہو کر گیا ہے کہ میں اسے کرایہ نہ دے سکا تو میرے پاس تو دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ بہرحال شافیو صاحب جو لوکل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے ان کو سمجھایا۔ گو ایسی حالت میں یہ نہیں کہنا چاہئے کہ چندہ دو لیکن بہرحال انہوں نے اپنے حالات کے مطابق انہیں سمجھایا کہ ایسی حالت میں بھی اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو تو پھل لگتا ہے۔ بلکہ ایسے حالات میں تو ہمارے وہاں کے مبلغین کو چاہئے کہ ان لوگوں کی مدد کریں۔لیکن بہرحال جو آگے واقعہ آتا ہے اس سے پتا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے والوں کی کس طرح مدد فرماتا ہے اور ان کے الفاظ کی کس طرح لاج رکھتا ہے۔ جب سیکرٹری صاحب نے ان کو کہا کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے گا اور خدا کی راہ میں قربانی خوب پھل لاتی ہے تو اس نے ایک ہزار فرانک سیفا جو ہے وہ فطرانہ اور باقی پانچ سو تحریک جدید میں دے دیا۔ ابھی تین دن نہیں گزرے تھے کہ اسی آدمی نے بڑی خوشی سے بتایا کہ اس روز جب آپ ان سے چندہ وصول کر کے آئے تو ایک آدمی آیا اور مجھے دس ہزار فرانک سیفا دے کر کہنے لگا کہ یہ رقم اس فلاں آدمی نے بھجوائی ہے جس نے کبھی مجھ سے بارہ ہزار فرانک ادھار لئے تھے اور کئی مرتبہ مانگنے کے باوجود وہ قرض واپس نہیں کر رہا تھا۔لیکن بغیر مانگے ہی چندہ دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس قرض لینے والے کے دل میں ڈالا اور اس نے وہ رقم لوٹا دی۔ کہتے ہیں کہ مالک مکان کا کرایہ بھی ادا ہو گیا اور خیر و خوبی سے میری بیوی کے ڈیلوری بھی ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد سے بھی نوازا۔

دارالسلام تنزانیہ کے ایک احمدی دوست عیسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے نوے کی دہائی میں احمدیت قبول کی تھی۔ اس سے پہلے وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد ایمان میں کافی ترقی کی۔اب ماشاء اللہ موصی ہیں اور مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ ہمیشہ اپنی اور اپنی فیملی کا چندہ وعدے سے زیادہ ادا کرتے ہیں۔ جماعتی تعلیمات کو بجا لانے میں پرانے احمدیوں سے بہت آگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دارالسلام تنزانیہ کے ریجنل پریذیڈنٹ ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب سے مَیں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی شروع کی ہے، اللہ تعالیٰ کے بہت سے افضال اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھے ہیں۔اتنی برکات نازل ہوئی ہیں کہ جو بیشمار ہیں۔ مثال کے طور پر کہتے ہیں کہ خاکسار کا پہلے ایک گھر تھا۔لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین گھروں کا مالک ہوں۔ میری اولاد بھی بہترین جگہ پر تعلیم حاصل کر رہی ہے۔

اسی طرح الاڈا ریجن کے مبلغ صاحب کہتے ہیں ایک مرتبہ سویو (Soyo) جماعت کے دورے پر گئے تو سات سال کی ایک بچی رشیدہ یا راشدہ، اب دیکھیں بچوں کے دل میں بھی کس طرح اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے، ٹماٹر اور مرچیں اور مالٹے لے کر آئی اور کہا کہ وہ یہ سب تحریک جدید کے چندہ کے لئے لائی ہے۔ وہاں کے صدر صاحب نے بتایا کہ وہ ہر ماہ چندہ دیتی ہے اور اگر اس کی ماں چندے کے پیسے نہ دے تو وہ روتی ہے۔ جب معلم صاحب چندہ لینے آئے تو وہ سکول گئی ہوئی تھی۔ آج ہمیں دیکھ کر وہ گھر گئی اور پیسے نہ ملے تو اپنے کھیت کی یہ چند چیزیں بطور چندہ کے لے کے آئی ہے۔ پس یہ قربانی کی وہ روح ہے جو اللہ تعالیٰ بچوں میں بھی پیدا کر رہا ہے۔

نائیجیریا کی ایک جماعت اوکینے (Okene) کے صدر صاحب کہتے ہیں۔ خاکسار کچھ عرصہ مالی مشکلات کا شکار رہا اس کی وجہ سے کافی پریشانی ہوئی۔ پھر ایک دن مجھے خیال آیا کہ خاکسار نے تین ماہ سے چندہ ادا نہیں کیا۔ممکن ہے اسی سبب خاکسار اس مالی پریشانی میں مبتلا ہو۔اس پر مَیں نے تین ماہ بعد چار ہزار نائرہ چندہ ادا کیا۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی ماہ خاکسار نے ایک قطعہ زمین بیچا جس پر میرے مولیٰ کریم نے آٹھ لاکھ نائرہ کا منافع عطا فرمایا۔اس وقت میرے ایمان کو جہاں مزید تقویت ملی وہیں یہ بات بھی سمجھ میں آئی کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ اگر اس کی راہ میں قربانی کرو گے تو وہ ضرور کئی گنا بڑھا کر تمہیں واپس لوٹائے گا۔ اب انہوں نے کوگی (Kogi) سٹیٹ کے کیپیٹل لوکوجا (Lokoja) میں جماعت کو مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک بہت بڑا پلاٹ بھی شہر کے علاقے میں لے کر دیا ہے۔

تنزانیہ سے ایک احمدی مارونڈا صاحب لکھتے ہیں کہ میری تعلیم میٹرک ہے۔ایک عرصے سے بیروزگار تھا۔ مجھے ایک گیس کمپنی میں سیکیورٹی گارڈ کی ملازمت مل گئی۔ چھپن ہزار شلنگ تنخواہ مقرر ہوئی۔ میں نے اسی وقت خدا سے عہد کیا کہ مَیں اپنی تنخواہ پر چندہ جات شرح کے مطابق ادا کروں گا۔خواہ مجھے کیسے ہی مسائل درپیش ہوں میں چندے میں سستی نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس خادم نے اپنے اس عہد کو نبھایا۔ کہتے ہیں کہ مَیں آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی مالی قربانی کے باعث اس گیس کمپنی میں سینیئر فیلڈ گیس آپریٹر کے عہدے پر فائز ہوں اور مجھے ڈیڑھ ملین شلنگ تنخواہ مل رہی ہے۔ میری علمی قابلیت صرف معمولی دسویں پاس ہی ہے۔ کمپنی کے قوانین کے مطابق میں اس عہدے کا اہل بھی نہیں ہوں۔لیکن محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شرح کے مطابق مالی قربانی کرنے کی یہ برکتیں ہیں کہ میں اس عہدے پر فائز ہوں اور آج بھی شرح کے مطابق چندہ ادا کرتا ہوں۔ پس یہ لوگ اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں اور وَاَنۡفِقُوۡا خَيۡرًا لِّاَنۡفُسِكُمۡ (التغابن: 17)۔اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو تو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہے، اس مضمون کو سمجھنے والے ہیں۔ اس راز کو یہ لوگ سمجھنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ پھر ان کو نوازتا بھی ہے۔

شہاب الدین صاحب انڈیا کے انسپکٹر تحریک جدید لکھتے ہیں کہ ایک صاحب جو جڈ چرلہ کے صف اوّل کے مجاہد ہیں ان کا کاروبار متاثر ہو گیا۔ Real اسٹیٹ کا کاروبار تھا۔ کئی ماہ سے بہت پریشان تھے اور فون کر کے وہ چندوں کی ادائیگی کے لئے دعا کی درخواست بھی کرتے رہے۔ مجھے بھی انہوں نے لکھا۔ ایک دن رات کو یہ انسپکٹر شہاب صاحب کہتے ہیں کہ مجھے ان کا فون آیا۔ اپنے مالی حالات کی وجہ سے بڑے فکرمند تھے۔ انہوں نے ان کو کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ دو رکعت نفل پڑھیں اور سو جائیں۔ کہتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ فون آیا اور کہنے لگے کہ میری خاطر آپ تھوڑی دیر جاگتے رہیں میں آپ سے ملنے آ رہا ہوں۔ جب موصوف آئے تو ایک بڑی رقم ان کے ہاتھ میں تھی۔ کہنے لگے کہ جب میں یہ دعا کر رہا تھا تو ایک ایسا شخص جس کا بڑا کاروبار تھا اس کا فون آیا جس کے ذمّے میری بہت بڑی رقم قابل ادا تھی اور جس کے ملنے کی امید بھی نہیں تھی۔ اس نے مجھے فون کیا کہ فوراً آ کر اپنی رقم لے جاؤ۔ تو کہتے ہیں کہ کیونکہ میری چندہ کی نیت تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے فوراً یہ انتظام کر دیا۔

اسی طرح بشیر الدین صاحب قادیان کے نائب وکیل المال ہیں یہ کہتے ہیں کہ جماعت کے ایک مخلص دوست نے اڑھائی گنا اضافے کے ساتھ اپنا وعدہ لکھوایا اور اپنے آفس کے لئے روانہ ہو گئے۔ جب یہ وہاں گئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد موصوف نے سیکرٹری صاحب تحریک جدید کو فون کیا اور بتایا کہ وعدہ لکھوا کر مسجد سے باہر نکلتے ہی مجھے اپنے کاروبار میں مزید منافع ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ زائد منافع یقیناً اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور تحریک جدید کی برکت سے ہوا ہے۔ لہٰذا آپ میرا وعدہ دوگنا کر دیں۔ اڑھائی گنا اضافہ پہلے ہی وہ کر چکے تھے اب اس کو بھی دوگنا کر دیا اور اللہ کے فضل سے مکمل ادائیگی کر دی۔

اسی طرح کیرالہ انڈیا کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک جماعت کے ایثار پیشہ مخلص دوست نے گزشتہ سال اپنا تحریک جدید کا چندہ دوگنا اضافے کے ساتھ ادا کیا تھا اور بفضل تعالیٰ امسال بھی غیر معمولی اضافے کے ساتھ ادائیگی کی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ انہوں نے سات سال قبل تیس ہزار روپے کے سرمائے

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

اور صرف تین مزدوروں کے ساتھ کام شروع کیا تھا جبکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری انڈیا، دبئی اور انڈونیشیا میں Ruber Wood Furniture کی آٹھ فیکٹریاں ہیں جن میں پانچ سو سے زائد کاریگر کام کرتے ہیں۔ یہ ترقی جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ محض چندوں کی باشرح ادائیگی کی برکت سے ہے۔ موصوف کہتے ہیں کہ مَیں جب بھی چندہ ادا کرتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے شام تک اس سے کہیں زیادہ عطا کر دیتا ہے اور مالی تنگی کا سوال ہی نہیں کہ کبھی میں نے محسوس کی ہو۔

وہاں ربوہ میں نائب وکیل المال عزیزم طلحہ احمد ہیں۔ کہتے ہیں۔ کراچی کے دورے پر میں گیا تو کلفٹن کے رہنے والے ایک خادم ہیں ان کو تحریک جدید کی تحریک کی۔ تو انہوں نے کہا آپ خود اضافہ کر دیں۔ بتائیں کتنا اضافہ کروں؟ مَیں نے کہا میرے سامنے تو آپ کے حالات نہیں ہیں۔ صرف حلقے کا ٹارگٹ ہے کہ اتنا ہونا چاہئے۔ جو کچھ آپ بہتر سمجھتے ہیں اپنی آمد کے لحاظ سے اضافہ کر دیں۔ اور ان کو واقعہ سنایا کہ وکیل المال صاحب سندھ دورے پر گئے تھے تو انہوں نے ایک شخص سے اسی طرح کہا تو انہوں نے بھی ان کو یہی کہا تھا کہ آپ اپنے حالات کے مطابق کریں۔ اگر میں کہہ دوں کہ پانچ لاکھ کر دیں تو آپ پانچ لاکھ دے دیں گے؟ بہرحال اس نوجوان نے کہا کہ کیونکہ اس شخص کی مثال دے کے پانچ لاکھ آپ کے منہ سے نکلا ہے تو مَیں پانچ لاکھ روپیہ تحریک جدید میں دیتا ہوں۔ اور ان کے ہاں بچے کی پیدائش ہونے والی تھی۔ پھر بعد میں آئے اور متوقع بچے کی طرف سے بھی ایک لاکھ روپیہ ادا کر گئے۔

اسی طرح ہماری عورتیں بھی کس طرح قربانیاں دیتی ہیں، امیر صاحب لاہور لکھتے ہیں کہ ایک خاتون نے اپنے کانوں کے طلائی بُندے تحریک جدید میں پیش کئے۔ معاشی تنگی کی وجہ سے پہلے ہی ان کا سب زیور بک چکا تھا اور ان کی بہن نے ان کو بڑے چاؤ سے یہ بُندے بنوا کر دیئے تھے اور وعدہ لیا تھا کہ کسی گھریلو ضرورت کے لئے تم یہ فروخت نہیں کرو گی۔ لیکن موصوفہ نے یہ چندہ تحریک جدید میں دینے کے بعد کہا کہ میں نے اپنی ضرورت کے لئے تو نہیں کئے خدا کی راہ میں دیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب ضروریات پوری کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے ان کے مال میں بھی برکت پڑے اور ان کی قربانی قبول ہو۔ ویسے انتظامیہ کو بھی ایسے لوگوں کا خیال رکھنا چاہئے ان کے جیسے حالات ہوں ان کو اتنا مجبور بھی نہیں کرنا چاہئے۔ بعض دفعہ سیکرٹریان مال بھی یا سیکرٹریان تحریک جدید بھی لوگوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ ان کے حالات دیکھ کے ان سے وصول کیا کریں۔

نیشنل سیکرٹری تحریک جدید جماعت جرمنی نے ایک مقروض دوست کا واقعہ لکھا ہے کہ انہوں نے تحریک جدید میں خصوصی وعدہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی آمد بڑھا دی کہ قرض بھی ادا ہو گیا اور انہیں نیا مکان خریدنے کی بھی توفیق عطا فرمائی جو ان کے لئے بظاہر ناممکن تھا اور کہتے ہیں کہ میں پینتیس سال سے جرمنی میں رہ رہا ہوں کبھی اتنی آمد نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف مجھے قرض سے نجات عطا فرمائی بلکہ اڑھائی ماہ میں چالیس ہزار یورو آمد بھی بڑھ گئی۔ آمد بھی عطا ہوئی۔ منافع بھی عطا ہوا۔

تحریک جدید کے سیکرٹری صاحب ایک خاتون کا لکھتے ہیں کہ میں تحریک جدید میں کچھ نہایت عاجزی سے پیش کرتی ہوں اور یہ ہے کہ میرا نام کسی کو نہ بتایا جائے کہ میں نے کیا دیا۔ (یہ نام نہ ظاہر کریں لیکن ان کی قربانی تو بہرحال ہے) کہ مَیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتی ہوں۔ اور بہت سا زیور اور نقدی انہوں نے پیش کی۔ اور یہ کہا کہ دعا کریں کہ مجھے اپنے بیٹے کے لئے جو نیک خواہشات ہیں اللہ تعالیٰ وہ پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خواہشات پوری فرمائے۔

سوئٹزرلینڈ سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ بیٹم ریڈزیپی (Betim Redzepi) صاحب ہمارے ایک مقدونین نژاد سوئس ہیں۔ پچھلے سال انہوں نے اکتوبر میں بیعت کی تھی۔ تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں صرف پانچ دن باقی تھے۔ جماعت میں داخل ہوتے ہی انہوں نے ایک ہزار سوئس فرانک کی غیر معمولی رقم بغیر وعدے کے تحریک جدید میں ادا کر دی اور اگلے سال کا وعدہ بھی ایک ہزار لکھوا دیا۔ پھر دوران سال جب انہیں مالی قربانی کی اہمیت کا پتا چلا تو انہوں نے اپنا وعدہ دوگنا کر دیا اور تحریک جدید کے ساتھ ساتھ وقف جدید میں بھی دو ہزار فرانک کا وعدہ لکھوا دیا۔ موصوف جس کمپنی میں کام کرتے ہیں اس نے انہیں ایک ایسے کورس کی آفر کر دی جو بہت مہنگا ہوتا ہے۔ یہ کمپنی بالعموم صرف ان ملازمین کو ہی کورس کرواتی ہے جن کے پاس تجربہ ہو اور جن کی عمر 35 سال سے زائد ہو۔ اور بہت سے لوگ یہ کورس کرنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن انہیں یہ موقع نہیں ملتا۔ وہ کہتے ہیں کہ میری عمر تئیس سال ہے اور میں نے اس کورس کے بارے میں سوچا بھی نہ تھا لیکن کمپنی نے خود مجھے یہ کورس کروانے کی آفر کر دی۔ یقیناً یہ مالی قربانی کی برکت کا پھل ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا۔

پس یہ جو یورپ میں بھی نئے آنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ہستی کا یقین دلاتا ہے۔

اسی طرح ایک مقدونین سوئس احمدی بیکم (Bekim) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں مَیں جس کمپنی میں کام کرتا ہوں اس کا مالک بہت بخیل اور تنگدل انسان ہے۔ کسی کو پیسے دینا اس کے لئے بہت مشکل ہے۔ ورکرز (Workers) کو بہت تھوڑی تنخواہ دیتا ہے اور ورکر اکثر تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں اور یا تو وہ مطالبات نظرانداز کر دیتا ہے یا ٹال مٹول سے کام لیتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ اس مالک نے مجھے اپنے دفتر بلایا اور کہا کہ مَیں تمہاری تنخواہ بڑھانا چاہتا ہوں۔ اس پر میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ آپ تو اس معاملے میں بڑا سخت رویہ رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے از خود میری تنخواہ بڑھانے کا کیوں سوچا ہے۔ اس پر مالک کہنے لگا مجھے نہیں علم لیکن یہ بات میرے دل میں بڑے زور سے آئی ہے اور کافی عرصے سے مَیں نے تمہاری تنخواہ نہیں بڑھائی۔ اس لئے مجھے تمہاری تنخواہ میں اضافہ کر دینا چاہئے۔ یہ کہتے ہیں کہ بغیر کسی ظاہری وجہ کے میری تنخواہ میں اضافہ ہو گیا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف اور صرف مالی قربانی کا نتیجہ ہے۔

یہاں نصیر دین صاحب لندن کے ریجنل امیر ہیں۔ یہ ایک دوست کا واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی کہ چندہ تحریک جدید کے سلسلے میں میری مدد فرما۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خیال میرے دل میں ڈالا گیا کہ دفتر جاتے ہوئے ٹرین پر جانے کی بجائے بس پر سفر کیا کروں۔ اس طرح مجھے مفت سفر کی سہولت ملے گی اور کافی بچت بھی ہو جائے گی۔ بس میں سفر کرنے میں اگرچہ نصف گھنٹہ زیادہ لگتا ہے لیکن میں نے فوری طور پر اس کے مطابق عمل شروع کر دیا۔ اس طرح روزانہ دو پاؤنڈ کی بچت ہونے لگی اور سال بھر میں وہ ایسا کرتے رہے اور کُل چار سو پاؤنڈ کی بچت ہوئی جو تحریک جدید میں چندہ ادا کر دیا تو اس طرح بھی لوگ سوچتے ہیں۔

یہیں لندن میں ہی ایک صاحب کے گھر ڈکیتی ہوئی سارا گھر کا مال لوٹ لیا گیا۔ لیکن ایک ہزار پاؤنڈ جو انہوں نے چندہ تحریک جدید کے لئے رکھا ہوا تھا وہ محفوظ رہا۔ وہ انہوں نے آ کر ادا کر دیا کہ یہ کیونکہ چندے کی رقم تھی جو چوری ہونے سے بچ گئی اس لئے مَیں پیش کر رہا ہوں۔ پس چوروں سے احتیاط بھی ضروری ہے کیونکہ آجکل پولیس بھی خاص طور پر ایشینز کو ہوشیار کر رہی ہے کہ گھر میں زیور وغیرہ نہ رکھا کریں۔ لیکن بعض لوگ ضرورت سے زیادہ احتیاط کرتے ہیں۔ گھروں کو، کھڑکیوں کو، روشن دانوں کو، دروازوں کو تالے لگا کر چابیاں بھی چھپا دیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے پھر جب خود ان کو باہر نکلنے کی ضرورت پڑتی ہے تو مَیں نے سنا ہے کہ بعض بیوی بچے پھر مشکل میں گرفتار ہوتے ہیں کہ کس طرح باہر نکلیں۔ تو اتنی بھی احتیاط ضروری نہیں۔ احتیاط بیشک کریں لیکن ایک مناسب طور پر۔

اسی طرح آسٹریلیا کے مشنری انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا وہاں میں نے خدام اطفال کو تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی۔ اطفال کو وہاں واؤچرز کی صورت میں انعامات بھی دیئے گئے۔ تو ارسلان اور عاطف اور کامران یہ تین اطفال قابل ذکر ہیں۔ ان کو 89 ڈالر کے واؤچر انعام ملے۔ کہتے ہیں کہ تحریک کے بعد ان اطفال نے اپنے جیب خرچ میں سے گیارہ ڈالر کی مزید رقم ملا کے سو ڈالر بنا کر فوری طور پر تحریک جدید میں ادا کر دیئے۔

تو یہ چند واقعات میں نے بہت سے واقعات میں سے بیان کئے ہیں اور صرف پرانے احمدی قربانیاں نہیں دے رہے بلکہ نومبائعین بھی، بچے بھی اور عورتیں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی حیرت انگیز طور پر قربانیاں دے رہے ہیں اور ان کی قربانی کے اس جذبے کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب چندہ عام لیا جاتا ہے تو پھر یہ تحریک جدید، وقف جدید کے چندوں کی کیا ضرورت ہے۔ خود ہی مربی صاحب نے یہ بھی لکھ دیا کہ یہ جو اعتراض کرنے والے تھے عموماً چندہ عام میں بھی کمزور ہیں اور مسجد میں بھی بہت کم آنے والے ہیں اور چندے بھی نہ دینے والوں میں سے ہیں۔ تو اس کا جواب تو اسی میں آ گیا۔ ایسے لوگ ہیں جو اس قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ چندہ عام یقیناً پہلی ترجیح ہے اور ہر کمانے والے کو یہ دینا چاہئے۔ اس کے بعد پھر حسب توفیق تحریک جدید اور وقف جدید یا دوسری تحریکات کے چندے دیں۔ لیکن نومبائعین کو عادت ڈالنے کے لئے اور بچوں کو عادت ڈالنے کے لئے، نہ کمانے والے مردوں اور عورتوں کو یہ جو عام مالی قربانی ہے اس میں حصہ ڈالنے کے لئے یہ تحریکات ہیں کیونکہ چندہ عام ان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی واضح ہو کہ اشاعت اسلام کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وسعت پیدا ہو رہی ہے اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے لئے بہرحال ہمیں مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دینی پڑے گی اور دینی چاہئے۔ یہ ایک آدھ معترضین جو ہوتے ہیں بعض دفعہ کسی

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

جماعت میں بھی دوسروں کے دماغوں میں بھی زہر بھرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ان کی معلومات کے لئے صرف مَیں اتنا بتادیتا ہوں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے نے دنیا کے تمام ممالک کو کور(cover) کیا ہوا ہے اور دس سیٹلائٹس کے ذریعہ سے ایم ٹی اے کی نشریات نشر ہو رہی ہیں۔صرف ان سیٹلائٹس کا خرچ علاوہ ایم ٹی اے کے دوسرے اخراجات سٹوڈیو،عملہ،سامان وغیرہ کے اتنے زیادہ ہیں کہ جب غیروں کے سامنے یہ بتایا جائے کہ اس طرح ہمارے سیٹلائٹس چل رہے ہیں اور بغیر کسی اشتہار کے چل رہے ہیں اور مالی قربانیوں سے چل رہے ہیں تو ان کے لئے ایک حیرت ہوتی ہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔گو ایم ٹی اے کے لئے بھی بعض جماعتیں چندہ دیتی ہیں،لوگ بھی دیتے ہیں لیکن اخراجات کے مقابلے میں وہ آمد بالکل معمولی ہے اور دوسری مدّات سے پھر(ضروریات) پوری کی جاتی ہیں۔اسی طرح ہم ایم ٹی اے کے لئے اب مختلف ممالک میں سٹوڈیوز بھی بنا رہے ہیں۔

پھر اس سال صرف جو مساجد اور سکول اور ہاسپٹل تعمیر کئے گئے یا مرکزی طور پر ان کے اخراجات کئے گئے، مقامی طور پر نہیں، جو مقامی اخراجات ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں، مرکزی طور پر جو اخراجات کئے گئے ہیں وہی تقریباً اس کُل رقم کے برابر ہیں جو اس سال تحریک جدید کی رقم ہے۔ چندہ عام اور وقف جدید علیحدہ ہے۔ صرف تعمیری اخراجات اور دوسرے بے شمار اخراجات ہیں۔ بہرحال یہ تو میں نے ایک معمولی سا خاکہ کھینچا ہے۔ اگر کسی کے دل میں اعتراض ہے تو بیشک ہوتا رہے۔ہمیں پتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے نظام کے تحت اخراجات کئے جاتے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ جتنا بچایا جائے رقم بچائی جائے اور صحیح طور پر خرچ ہو۔ جماعتوں کو بھی مزید احتیاط کرنی چاہئے تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ بچت کر کے اللہ تعالیٰ کے کاموں کو مزید وسعت دے دیں۔کم سے کم رقم میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ خود مومنین کے دل میں ڈالتا ہے کہ قربانی کرو۔ یہ چند مثالیں مَیں نے دی تھیں۔ ہماری کوشش تو اس کا عُشر عشیر بھی نہیں ہوتی۔ یہ تحریک اللہ تعالیٰ اس لئے فرماتا ہے کیونکہ اسے پتا ہے کہ دینی ضروریات کیا ہیں اور خود تیار کرتا ہے جیسا کہ میں نے مثال بھی دی تھی کہ افریقہ کے ایک دور دراز ملک میں بیٹھے ہوئے شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود توجہ دلائی ہے۔اللہ تعالیٰ تو ہمیں ثواب میں حصہ دار بنا رہا ہے اور ایک نیکی جو ہے اسی سے پھر اگلی نیکیوں کے رستے بھی کھلتے چلے جاتے ہیں۔

جیسا ہم جانتے ہیں تحریک جدید کا سال نومبر میں شروع ہوتا ہے اب میں اس وقت گزشتہ سال کی رپورٹ اور نئے سال کا اعلان کروں گا۔ یہ سال تحریک جدید کا اسّی واں(80) سال تھا جو 31/اکتوبر 2014ء کو ختم ہوا اور رپورٹس کے مطابق اس سال میں چوراسی لاکھ ستّر ہزار آٹھ سو پاؤنڈ کی مالی قربانی جماعت نے دی۔الحمد للہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابلے پہ چھ لاکھ ایک ہزار کچھ سو زیادہ ہے۔اور پاکستان باوجود اپنے حالات کے اس دفعہ بھی پہلے نمبر پر ہی ہے۔ پاکستان والے مالی قربانیوں میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور جان کی قربانیوں میں بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات ایسے کرے کہ اللہ تعالیٰ جلد آسانیاں پیدا فرمائے اور انہیں سکون نصیب فرمائے اور وہاں بھی ایسے حالات پیدا ہوں کہ جماعت کی تبلیغ کے بھی راستے مزید کھلتے چلے جائیں۔

پاکستان کے علاوہ باہر کی جو دس جماعتیں ہیں ان میں جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔ برطانیہ دوسرے نمبر پر۔ پچھلے سال یو۔کے کا تیسرا نمبر تھا۔اب دوسرے نمبر پر آ گئے ہیں۔امریکہ تیسرے نمبر پر۔کینیڈا چوتھے پہ،انڈیا پانچویں پہ،آسٹریلیا چھٹے پہ،انڈونیشیا ساتویں پہ،آسٹریلیا بھی ایک نمبر اوپر آ گیا اور انڈونیشیا پیچھے چلا گیا۔

اس کے علاوہ مڈل ایسٹ کی دو جماعتیں ہیں۔ پھر سوئٹزرلینڈ،گھانا اور نائیجیریا ہیں۔

پہلی دس جماعتوں میں کرنسی کے لحاظ سے وصولی میں جو اضافہ ہے وہ گھانا نمبر ایک پہ ہے۔انہوں نے مقامی کرنسی کے حساب سے تقریباً پچاس فیصد اضافہ کیا ہے۔ آسٹریلیا نمبر دو پر ہے۔انہوں نے چوالیس فیصد۔ پھر کچھ مڈل ایسٹ کی جماعتیں ہیں سترہ فیصد۔سوئٹزرلینڈ تقریباً پندرہ فیصد۔ پاکستان چودہ فیصد۔ یوکے تقریباً پونے چودہ فیصد۔انڈونیشیا ہے۔ پھر بھارت اور جرمنی برابر ہیں۔کینیڈا ان دس جماعتوں میں آخری نمبر پہ ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر اور سوئٹزرلینڈ دوسرے نمبر پر اور آسٹریلیا تیسرے نمبر پہ ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے، دو تین سال سے میں توجہ دلا رہا ہوں کہ تحریک جدید میں اور وقف جدید میں تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ یہ نہ دیکھیں کہ رقم بڑھتی ہے کہ نہیں۔ رقم تو خود بخود بڑھ جاتی ہے، مخلصین کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یہ کل تعداد بارہ لاکھ گیارہ ہزار سات سو ہو گئی ہے اور گزشتہ چار سال میں اس تعداد میں جو نئے شامل ہوئے ہیں تقریباً چھ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔اور ان میں بھی بعض جماعتیں اچھا کام کر رہی ہیں جن میں کبابیر نمبر ایک پر ہے۔ بینن ہے۔ نائیجر ہے۔ گیمبیا ہے۔ سینیگال ہے۔ کیمرون ہے۔گنی کناکری ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا نمبر ایک پر ہے۔اس کے بعد نائیجیریا۔ پھر ماریشس۔ برکینا فاسو۔تنزانیہ۔بینن۔گیمبیا۔کینیا۔سیرالیون۔یوگنڈا ہے۔

دفتر اوّل کے کھاتے: اللہ کے فضل اس میں سے پانچ ہزار نو سو ستائیس افراد ہیں۔دفتر کے ریکارڈ کے مطابق ایک سو پانچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔باقی وفات یافتگان کے پانچ ہزار آٹھ سو بائیس کھاتے ان کے ورثاء یا دوسرے جماعتی مخلصین نے جاری کئے ہوئے ہیں۔قربانی کے لحاظ سے پاکستان میں جو تین بڑی شہری جماعتیں ہیں ان میں اوّل لاہور ہے۔دوم ربوہ ہے۔سوم کراچی ہے۔

پاکستان کے جو اضلاع ہیں ان میں دس اضلاع۔ سیالکوٹ نمبر ایک ہے۔فیصل آباد۔ پھر سرگودھا۔ گوجرانوالہ۔عمرکوٹ۔ گجرات۔ بدین۔ نارووال۔ٹوبہ ٹیک سنگھ۔قصور اور ننکانہ صاحب۔

جرمنی کی جو پہلی دس جماعتیں ہیں ان میں روئیڈر مارک۔نوئیس۔فلوٗرز ہائم۔مہدی آباد۔ درائے ایش۔وُرس برگ۔نیڈا۔ بروخسال۔ مارک برگ۔نوئے ویڈ۔

لوکل عمارتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ۔فرینکفرٹ۔ گراس گراؤ۔ڈارمشٹڈ۔ ویزبادن۔من ہائیم۔ آفن باخ۔ڈیٹسن باخ۔موئر فیلڈن۔والڈورف۔ریڈشٹڈ۔

وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس جماعتیں۔مسجد فضل۔ووسٹر پارک۔ نیو مالڈن۔ ویسٹ ہل۔ ماسک ویسٹ۔برمنگھم سینٹرل۔چیم۔ رینز پارک۔ جلنگھم۔بیت الفتوح نمبر دس پہ ہے۔

چھوٹی جماعتوں والے کہتے ہیں ہمارا بھی بتایا کریں تو لمنگٹن سپا نمبر ایک پر ہے۔ پھر بورن متھ ہے۔ وولور ہیمپٹن ہے۔سپین ویلی ہے اور کوئنٹری ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پانچ ریجنز لنڈن۔ مڈلینڈز۔ نارتھ ایسٹ۔ ساؤتھ۔ اور مڈل سیکس ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں سلیکون ویلی۔ لاس اینجلس ایسٹ۔ ڈیٹرائٹ۔سی ایٹل(Seattle)۔ہیرس برگ ہیں۔

کینیڈا کی لوکل امارات میں نمبر ایک کیلگری۔پیس ویلج۔ وان اور وینکوور۔اور وصولی کے لحاظ سے پانچ قابل ذکر جماعتیں ایڈمنٹن۔آٹوا۔ڈرہم۔سسکاٹون۔ساؤتھ ملٹن۔جارج ٹاؤن اور لائیڈ منسٹر ہیں۔

انڈیا کے پہلے دس صوبہ جات۔کیرالہ نمبر ایک۔تامل ناڈو۔کرناٹک۔آندھرا پردیش۔جموں وکشمیر۔ اڑیسہ۔ بنگال۔ پنجاب۔ دہلی اور لکشدیپ۔پہلی دس جماعتیں۔نمبر ایک کیرولائی۔نمبر دو کالی کٹ۔ پھر حیدر آباد۔پھر قادیان۔کنانور ٹاؤن۔ پینگاڈی۔سولور۔کولکتہ۔ چنائی۔بنگلور۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں۔ بلیک ٹاؤن۔ملبرن۔ ایڈیلیڈ۔ مارزڈن پارک۔کینبرا۔ ماؤنٹ ڈرواِٹ۔ برسبین۔تسمانیا۔ پرتھ اور ڈارون۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی مالی قربانیاں قبول فرمائے۔ ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور جماعتی نظام کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ان اموال کو صحیح رنگ میں خرچ کرنے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے مقامی معلم اور مبلغ مکرم الحاج یوسف ایڈوسئی صاحب گھانا کا ہے جو 2/نومبر کی شب پونے بارہ بجے کماسی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔2/نومبر کی صبح یہ بولگاٹانگا(Bolgatanga) جماعت کی دعوت پر ان کی ریجنل مسجد کی تعمیر میں رہنمائی کی غرض سے کماسی سے کافی فاصلے پر بولگا گئے۔کوئی پانچ چھ سو کلومیٹر ہے۔ پھر ٹمالہ ریجن میں نومبائعین کے لئے ایک زیر تعمیر مسجد کا دورہ کیا۔ پھر اب آپ نے ٹمالے میں رات گزارنی تھی لیکن آپ نے اصرار کیا کہ واپس کماسی جانا ہے۔کماسی میں رہتے ہیں۔اور وہاں شہر میں داخل ہونے سے پہلے ان کو کچھ پیشاب کی حاجت ہوئی۔تکلیف ہوئی لیکن ضعف بڑھ گیا تھا۔ڈرائیور نے بڑی مشکل سے ان کی کار سے اُترنے میں مدد کی۔بہرحال اس کے بعد انہوں نے کہا کہ مجھے پیٹ میں درد ہے اور جلدی چلو۔اپنے گھر پہنچ گئے۔گھر پہنچ کے بجائے کمرے میں جانے کے وہیں برآمدے میں ہی تکیہ منگوا کے لیٹ گئے اور پیٹ درد کی دوبارہ شکایت کی۔ گھر والے ان کو فوراً ہسپتال لے گئے۔اس وقت آپ ہوش میں تھے۔ڈاکٹر کو کہنے لگے کہ مجھے سلا دو۔لیکن جب معائنہ شروع کیا تو اس وقت ان پر نزع کی کیفیت طاری ہو چکی تھی اور اسی دوران آپ کی وفات ہو گئی جس پر ڈاکٹر نے بچوں کو کہا کہ میں آپ کے والد کو پہلے سے نہیں جانتا لیکن ان کی موت کو دیکھ کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایک عظیم انسان تھے۔15/دسمبر 1942ء کو کماسی میں عیسائی گھر میں پیدا ہوئے اور مذہب کی طرف بچپن سے غیر معمولی

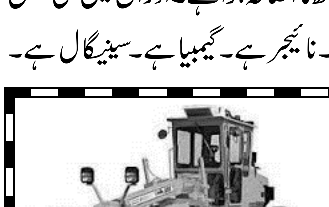
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, PUNCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits, Gents Wear & Baby Suits etc.
MOHAMMAD SHAIR
Mob.09596748256, 09086224927

رجحان تھا۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ ویسٹ ریجن میں اپنے چچا کے ہمراہ رہتے ہوئے وہیں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ خیال آیا کہ اگر دنیا کی تمام رنگینیاں اور دولت حاصل کرلوں تو مجھے کیا فائدہ ہوگا اگر خدا مجھ سے راضی نہ ہو۔ بہرحال چچا کا کیونکہ سینما کا کاروبار تھا اور اس کی وجہ سے ان کو بھی فلمیں وغیرہ دیکھنے کی عادت پڑ رہی تھی تو اس پہ ان کو بڑی کراہت آئی اور چھوڑ کے آ گئے۔

پھر رومن کیتھولک چرچ میں جا کر انہوں نے دعا کی کہ اے خدا! اگر میرا جینا تیری ناراضگی کا باعث ہو گا تو جس وقت تو مجھ سے راضی ہوگا اس وقت میری جان لے لینا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی دعا ایسی قبول کی۔ پھر ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ لگتا ہے وہیں موقع پر اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی۔ کہتے ہیں کہ دعا سے فارغ ہو کے جب باہر نکلے تو ایک دوست ان کو باہر ملا اور کہنے لگا جوزف! (ان کا پہلا نام جوزف تھا) کہ مجھے ایک جماعت کی تبلیغ سننے کا اتفاق ہوا ہے جو مجھے پسند آئی ہے اور اب میں اس جماعت میں داخل ہونے کے لئے مشن ہاؤس جا رہا ہوں۔ یوسف ایڈوسئی صاحب کو انہوں نے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ جانا پسند کرو گے تو چلو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ چنانچہ یہ دونوں کماسی مشن ہاؤس آ گئے جہاں ان کی ملاقات مبلغ سلسلہ سے ہوئی۔ مبلغ نے ان دونوں سے پوچھے بغیر کہ کون بیعت کرنے آیا ہے دونوں کو شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ پھر اس کے بعد پوچھا کہ کون بیعت کرنے آیا ہے۔ تو اس کو سنتے ہی یوسف ایڈوسئی صاحب نے بلاتامل کہا کہ ہم دونوں بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ احمدیت میں شامل ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر سولہ سال تھی اور اس کے بعد آپ کو اپنے والدین کی مخالفت کا خاص طور پر باپ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ اس بیعت پر قائم رہے اور حق سے پیچھے نہیں ہٹے بلکہ بعد میں معلم بن کے بلکہ اس سے بھی پہلے اپنے والد کو اتنی تبلیغ کی کہ انہوں نے بھی احمدیت قبول کر لی۔

بیس سال کی عمر میں انہوں نے جامعۃ المبشرین گھانا سے تعلیم مکمل کی۔ اس کے بعد ان کی امینہ ایڈوسئی صاحبہ سے شادی ہوئی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد مسلسل روحانی منازل طے کرتے رہے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ شدید بیمار ہو گئے اور ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر آپ کو ٹانگ کاٹنے کا مشورہ دیا کہ اس کے علاوہ کوئی حل نہیں۔ بلکہ بعض ڈاکٹروں نے کہا کہ یہ لاعلاج مرض ہے تم زیادہ دیر زندہ بھی نہیں رہ سکتے۔ آخر کہتے ہیں کہ ڈاکٹر علاج کرنے سے تنگ آ جاتے تو کئی مرتبہ مَیں خود درد کا ٹیکہ لگاتا۔ متاثرہ ٹانگ کو دیکھتا اور کہتا کہ اے میری ٹانگ! میں خدا کا بندہ اور مسیح موعود کا خادم ہوں۔ مَیں نے مختلف جگہوں پر جا کر تبلیغ کرنی ہے اور تُو اس راہ میں روک نہیں بن سکتی۔ میں نے خود بھی ان کو دیکھا ہے تبلیغ کا بے انتہا شوق تھا۔

پھر ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے علاج کی غرض سے امریکہ بھجوا دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ڈاکٹر صاحب کو جو خط لکھا وہ یہ تھا کہ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ یوسف کے علاج میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ مت خیال کریں کہ یوسف آپ کے پاس آئے ہیں بلکہ سمجھیں کہ مَیں خود آپ کے پاس آ گیا ہوں کیونکہ یوسف صاحب مجھے بہت عزیز ہیں اور اس لئے ان کا اتنا ہی خیال رکھیں جتنا آپ میرا رکھ سکتے تھے۔

بہرحال ان کے چار آپریشن تجویز ہوئے جو ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نے کرنے تھے۔ تیسرے آپریشن کے بعد یوسف صاحب نے کہا کہ میں نے آپریشن نہیں کرانا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو لکھا کہ آپریشن نہیں کروانا چاہتے تو انہوں نے کہا کہ نہیں کروانا چاہتے تو ٹھیک ہے نہ کروائیں۔ لیکن انہوں نے اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک خط لکھ دیا تھا کہ انہوں نے خواب دیکھی ہے۔ اس بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی کہا کہ اگر یہ نہیں کروانا چاہتے تو نہ کروائیں لیکن یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی۔ یوسف صاحب کہتے ہیں کہ مَیں اپنے کمرے میں تھا کہ کشفاً دیکھا کہ کمرے کی دیوار پر ایک آیت لکھی جا رہی ہے اور اس کے پیچھے ایک نامعلوم آواز میں اس آیت کی تلاوت کی آواز آ رہی ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا (حٰمٓ السجدۃ: 31)۔ تلاوت کے بعد ایک اجنبی آدمی کمرے میں داخل ہوا اور اس نے آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کی ٹانگ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ یوسف فکر مت کرو۔ یہ بیماری تو ختم ہونے ہی والی ہے اور تم جلد شفایاب ہو جاؤ گے۔ کہتے ہیں نو سال تک بیماری میں مبتلا تھے مگر اس کے بعد ایسا معجزہ ہوا کہ آخر تک، اب تک ان کو دوبارہ اس کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ بلکہ مبلغ کوثر صاحب بتاتے ہیں کہ قادیان میں 2005ء میں مجھے ملے۔ کیونکہ انہوں نے امریکہ میں ان کی حالت دیکھی ہوئی تھی تو چھلانگیں لگا کر دکھایا کہ دیکھو میری ٹانگ بالکل ٹھیک ہے۔ کوئی اثر نہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ملا تھا کہ 63 سال کی عمر میں وفات پا جائیں گے۔ لہٰذا جب 63 سال کے ہونے والے تھے تو اپنی اولاد کو بتایا اور قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی کہ اَمۡ کُنۡتُمۡ شُھَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ یَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ اِذۡ قَالَ لِبَنِیۡہِ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِیۡ (البقرۃ: 134)۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے اولاد کو جمع کر کے پوچھا کہ میرے بعد تم کس خدا کی پرستش کرو گے؟ جس طرح یعقوب نے پوچھا تھا اسی طرح اب میں سب سے پوچھتا ہوں کہ کس رب کی عبادت کرو گے؟ اولاد نے جواباً کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔ آپ نے کہا کہ میری زندگی تمہارے سامنے ہے۔ میں نے اپنی ساری زندگی جماعت کے لئے صَرف کر دی۔ اب میری موت کا وقت قریب آنے والا ہے اور میرا سچا وارث وہی ہوگا جو سب سے زیادہ متقی ہوگا۔ اس کے کچھ دن بعد انہوں نے اپنے بھائی الحاج شریف صاحب کو بتایا کہ جس دن میں 63 سال کا ہوا تھا تو اس دن واقعۃً ملک الموت آیا تھا مگر میں نے کچھ مہلت مانگی اور فرشتے نے کہا ٹھیک ہے۔ کچھ مہلت دے دی جائے گی۔ آپ نے مزید بتایا کہ اگرچہ فرشتہ نے معین طور پر کچھ نہیں بتایا لیکن انہیں لگتا ہے کہ ستّر سال کی عمر کے لگ بھگ انہیں مہلت دے دی جائے گی۔ جب مولانا وہاب آدم صاحب مبلغ انچارج بیمار ہوئے ہیں اور وہاب آدم صاحب کا انتقال ہوا ہے تو پھر کہتے تھے اب عنقریب میری باری آنے والی ہے۔ گھانا کے یہ مخلصین جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ جماعت کو مزید مخلصین عطا فرمائے۔ یہاں جلسے پر بھی اس سال آئے ہوئے تھے۔ کچھ بیمار بھی تھے۔ علاج کے لئے ان کو میں نے ڈاکٹروں کو یہاں دکھوایا بھی تھا تو ان کی جلدی یہی تھی کہ نہیں اب میرا خیال ہے مَیں واپس چلا جاؤں تو بہرحال ڈاکٹروں نے بھی یہی کہا کہ علاج تو وہیں بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک دفعہ یہاں یوکے میں جلسے پر تقریر کے دوران آپ کو بلایا اور آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سٹیج پر فرمایا تھا کہ یوسف مجھے پتا ہے کہ آپ پسند نہیں کرتے کہ آپ کے نیک اعمال سب کے سامنے بیان کئے جائیں مگر آپ کے اعمال خود بخود ظاہر ہو گئے ہیں اور مَیں جماعت کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ بہت نیک اور متقی انسان ہیں۔ اور اس عرصے میں یہ باتیں سن کے مستقل رو رہے تھے۔

جب مَیں پہلی دفعہ 2004ء میں دورے پر گیا ہوں تو وہاں بھی مالی قربانی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے پیش پیش تھے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ایک دوائی انہوں نے ایجاد کی تھی۔ جس کی بہت زیادہ مارکیٹنگ ہوئی اور ان کو اس سے کافی منافع ملتا تھا۔ اس سے انہوں نے بہت ساری مساجد تعمیر کروائی ہیں۔ گھانا میں تقریباً چالیس پینتالیس مساجد تعمیر کروائی ہوں گی اور بعض اچھی اچھی مساجد ہیں۔ بڑی وسیع مساجد ہیں اور اسی طرح تبلیغی سینٹر بھی ہے۔ اس وقت انہوں نے مجھے دکھایا کہ یہ تبلیغ سینٹر بھی ہے اور یہ بھی انہوں نے تعمیر کروایا تھا۔ اس وقت میں نے ان کو کہا تھا کہ آپ دوسروں کو بھی خدمت کا موقع دیں، ہر چیز آپ خود ہی لئے چلے جا رہے ہیں تو بڑی عاجزی سے انہوں نے کہا کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے رہا ہے اس وقت تک میں کوشش کرتا رہوں گا۔ بہت سادہ، کشادہ دل، مخلص، متقی، صاحبِ کشف، تہجد گزار، نرم خو، اعلیٰ اخلاص سے متصف تھے۔ خلافت سے بیحد محبت کرنے والے انسان تھے۔ کھانے کی بھی بچت کیا کرتے تھے۔ گھر میں ایک دن بہت زیادہ کھانا ضائع ہو گیا۔ انہوں نے دیکھا تو نماز پڑھتے ہوئے رو پڑے۔ وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رزق دیا ہے اور ہم نے اسے ضائع کر دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ ان کا ایک بیٹا حافظ اسماعیل احمد ایڈوسئی جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل میں شاہد کے سات سالہ کورس میں پڑھ رہا ہے۔ کہتا ہے کہ میں حفظ قرآن مکمل کر کے گھر واپس آیا تو خاکسار کا غیر معمولی احترام کرتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میرے سے کوئی ایسی حرکت ہو گئی جس سے آپ ناخوش ہوئے تو یوسف صاحب اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ جو قرآن آپ کی یادداشت میں ہے اس قرآن کا احترام کرتے ہوئے میں آپ کو ڈانٹ نہیں سکتا مگر آپ کو بھی چاہئے کہ اس قرآن کا احترام کرتے ہوئے ایسی حرکتیں نہ کریں۔ کہتے ہیں اگر مجھے ڈانٹ دیتے تو مجھ پر اتنا اثر نہ ہوتا جتنا اس بات نے مجھ پر اثر چھوڑا۔ کہتے ہیں میرے والد اور والدہ نے میری تربیت کی کہ مبلغ بنوں اور جب کبھی پیسے لینے جاتا تو تھوڑے پیسے دیتے اور مجھے کہتے کہ تم نے مبلغ بننا ہے اور ہر مبلغ کو چاہئے کہ تھوڑے پیسوں میں اکتفا کرے اور فضول خرچی سے اجتناب کرے۔ باریک باریک باتوں کی طرف مجھے توجہ دلاتے۔ ایک مرتبہ آپ کے ساتھ وضو کر رہا تھا۔ آپ نے مجھ سے پہلے وضو کر لیا اور کہا کہ حافظ صاحب! آپ نے مبلغ بننا ہے اور مبلغین کی بہت ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور وقت کم ہوتا ہے اس لئے تھوڑے وقت میں زیادہ کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ تو یہ مبلغین کے لئے بھی ایک نمونہ تھے۔ جیسا کہ میں نے کہا تبلیغ بے انتہا کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق، لگن اور تڑپ تھی۔ سادگی بے انتہا کی تھی۔ یہ میں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت زیادہ فراخی بھی عطا فرمائی اور اس سے انہوں نے جماعت پر خرچ کیا۔ مساجد تعمیر کروائیں اور یہ جو آخری سفر تھا یہ بھی جیسا کہ بیان ہوا ہے مسجد کی تعمیر کے لئے ہی اختیار کیا۔ قرآن کریم سے بھی ان کو عشق تھا۔ گھانا کی جو ایک علاقائی زبان چُوئی (Twi) ہے اس میں قرآن کریم کے ترجمے کی بھی ان کو توفیق ملی۔ مالی قربانی میں تو خیر صف اول میں تھے ہی۔ وہاب آدم صاحب کے بیٹے نے لکھا ہے اور بہرحال یہ غیر معمولی انسان تھے اور سلسلے کا غیر معمولی درد رکھنے والے تھے اور خدمت کا جذبہ اور شوق رکھنے والے تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ کے فضل سے سب کا جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق ہے۔ انتہائی اخلاص اور وفا کا تعلق ہے۔ ایک بیٹی ان کی فاتحہ صاحبہ تعلیم الاسلام انٹرنیشنل سکول اکرا (Accra) کی ہیڈ ٹیچر ہیں۔ چھوٹا بیٹا جیسا کہ میں نے بتایا جامعہ انٹرنیشنل میں تیسرے سال میں پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ نماز کے بعد جیسا کہ میں نے کہا ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔

❁❁❁

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

غزل

جذباتِ مومن

میرے مولا فضلِ کمال سے مجھے اپنا سچا تُو پیار دے
میرا دل جو زخم زخم ہے اسے تُو ہی خود سے قرار دے
میرے جو سنہری سے خواب تھے انہیں پورا کر میرے مالکا
وہ جو گُل خزاؤں کی زد میں ہیں تُو اُنہیں بھی رنگِ بہار دے
میں جو چاہتا ہوں مجھے ملے، ملے کس طرح تجھے ہے خبر
وہ جو شر ہے اس سے بچا مجھے جو ہے خیر وہ بے شمار دے
مجھے ہو کرم کی ردا عطا میں ہوں ایک بندۂ پُر خطا
مجھے لے لے اپنی پناہ میں مجھے عافیت کا حصار دے
میرا نام مومن تو ہے مگر میرے نام کی تُو ہی لاج رکھ
وہ جو عکس ہے تیرے نام کا اسے میرے دل میں اُتار دے

(خواجہ عبدالمومن اوسلوناروے)

مسجد مریم گالوے (آئرلینڈ)

افتتاحی تقریب 26 ستمبر 2014 کے تأثرات

نور سا اِک دورِ خامس میں اُترتا دیکھنا
ہر طرف چہروں پہ اِک جلوہ بکھرتا دیکھنا
اقصیٰ یورپ میں بنا پہلا ہے یہ اللہ کا گھر
''گالوے'' پر پیار کی بارش برستا دیکھنا
مہبطِ انوارِ ربی، بیتِ مریم بن گئی
ایک محبوبِ خدا کو اس میں آتا دیکھنا
بھائے گا یوں عاشقوں کو حضرتِ مریم کا نام
سارے لوگوں کی زبانوں سے نکلتا دیکھنا
نغمۂ توحید گونجا مرکزِ تثلیث میں
اُس کی لَے ، لوگوں کے سینوں میں اترتا دیکھنا
تھی عجب تاثیر اُس دن نعرۂ تکبیر میں
نورِ حق سے نفرتوں کا زنگ اُترتا دیکھنا
اب سدا گونجے گی یوں توحیدِ خالص کی صدا
اس یقیں کامل سے ہر دل کو نکھرتا دیکھنا
دل خدا کے ہاتھ میں ہیں یہ یقینی بات ہے
آؤ راشد تم ذرا گوروں کو جھکتا دیکھنا

(عطاء المجیب راشد لندن)

دُعائے مغفرت

افسوس! مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب مرحوم واقف زندگی ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان وفات پاگئے

افسوس مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب واقف زندگی مورخہ 25 ستمبر 2014 بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اُسی روز آپ کی نماز جنازہ محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں بعد تدفین دعا کرائی۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 اکتوبر 2014 کو صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر آپ کی اور کچھ اور مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے بعض کوائف درج ذیل ہیں:۔

آپ نے 1976ء میں خدمت سلسلہ کیلئے اپنی زندگی وقف کی اور مختلف حیثیتوں سے نمایاں خدمات بجا لانے کی توفیق پائی جن میں استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول، نائب ناظر بیت المال آمد، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، ناظر امور عامہ، ناظر تعلیم، ناظم جائیداد اور انچارج دفتر نظارت علیاء کی خدمات شامل ہیں۔ وفات سے قبل دار الضیافت میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دست راست تھے اور کئی بار آپ کو میاں صاحب کی عدم موجودگی میں قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بننے کی سعادت ملی۔ صوم صلوٰۃ کے پابند، خوش اخلاق، تحمل مزاج اور اخلاص کے ساتھ خدمت بجالانے والے انسان تھے۔ غیر از جماعت احباب سے بھی ان کے بہت اچھے تعلقات تھے اور ان سے جماعتی مسائل کو حل کروانے میں نہایت حکمت سے کام لیا کرتے تھے۔

آپ مکرم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش مرحوم سابق ایڈیٹر بدر کے داماد اور مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب (واقف زندگی مرحوم) کے بڑے بھائی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔
اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)★

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

بقیہ: مستورات سے حضور انور کا خطاب از صفحہ 1

گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔“

فرماتے ہیں: ”پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ جب تک خود خدا تعالیٰ کی رحمت کے مقام پر کھڑا ہو تو دعا بھی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ نرا اسباب پر بھروسہ نہ کرلو کہ بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو“ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ پناہ ڈھونڈھنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ جو لوگ خدا کی طرف آتے ہیں وہ ان کو ضائع نہیں کرتا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 172-173۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ باتیں ہیں جو آپ نے بار بار ہمیں فرمائی ہیں۔ ہمیں ان معیاروں تک پہنچانے کے لئے یہ باتیں آپ نے کی ہیں۔ یہ وہ معیار ہیں جو آپ جماعت میں دیکھنا چاہتے ہیں اور جماعت کا ایک بڑا حصہ عورتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دنیا میں عورتوں اور مَردوں کی جو نسبت ہے وہ ہمیں بتاتی ہے کہ عورتوں کی تعداد مَردوں سے زیادہ ہے اور یہی نسبت جماعت میں بھی ہو گی اور ہے۔ پس جماعت کی ترقی ان معیاروں تک پہنچانے میں اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ہمارا بڑا حصہ ان کم از کم معیاروں کو حاصل نہ کرے جو ایک احمدی مسلمان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔

پس ہماری عورتوں کو اس پہلو سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اگر گھر کا مرد ٹھیک ہو، اس کا دین سے تعلق ہو، ان خصوصیات کا حامل ہو یا ان باتوں کی طرف توجہ دینے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں تو عورتوں اور بچوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مَردوں میں کمزوریاں ہیں تو ہم نہ اپنے آپ کو برباد کر سکتے ہیں، نہ اپنی نسلوں کو برباد کر سکتے ہیں۔ پھر عورتوں کو خود میدان میں کودنا ہو گا۔ اپنے گھروں کو سنبھالنا ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ فرمایا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت پر ہے اور وہ پوچھی جائے گی

(صحیح البخاری کتاب العتق باب کراھیۃ التطاول علی الرقیق۔۔۔ الخ حدیث 2554)

اللہ تعالیٰ نے ماں کو جو حق ہے وہ باپ کے حق سے تین درجے زیادہ یونہی تو نہیں دیا ہوا۔ (صحیح البخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبۃ حدیث نمبر 5971) اس کی وجہ ہے۔ کیوں یہ ماں کا حق باپ کی نسبت تین درجے زیادہ ہے؟ عورت کے قدموں کے نیچے جنت ملنے کی ضمانت صرف ماں بننے سے تو نہیں مل جائے گی بلکہ ان سب باتوں کے کچھ لوازمات ہیں، کچھ خصوصیات ہیں، کچھ فرائض ہیں جو ماؤں کے ذمہ ہیں جن کی ادائیگی کے بعد ماں یہ سب مقام حاصل کرتی ہے۔

وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہو گئی ہے انہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے ان کو بھی ابھی سے سوچنا چاہئے کہ ان کا مقام کیا ہے اور ان پر کس قسم کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ جہاں انہیں نیک نصیب ہونے اور اچھے خاوند ملنے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جو مستقبل میں ان پر پڑنے والی ہیں۔ پس چاہے یہ شادی شدہ عورتیں ہیں، بچوں کی مائیں ہیں یا لڑکیاں ہیں، اگر سب نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا تو ایسے ماحول میں رہتے ہوئے جہاں آزادی کے نام پر بے حیائیاں کی جاتی ہیں، جہاں مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا سے بھی دُوری پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ جہاں خدا کے وجود پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے یا اکثر خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکار کیا جا رہا ہے۔ تو پھر نہ آپ کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔ نہ آئندہ نسلوں کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔

اگر آپ یہ کہیں کہ مرد زیادہ بگڑ گئے ہیں ان کی اصلاح کی طرف بھی توجہ کریں تو مَردوں کو بھی کہا جاتا ہے۔ کوشش بھی کی جاتی ہے لیکن اگر ایسے بدقسمت مرد ہیں جن کو اپنی اصلاح کی فکر نہیں اور دنیا کی رنگینیوں کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے والے نہیں ہیں تو پھر ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ جماعت کے نظام کی آنکھوں میں دھول جھونک کے، ان کو دھوکہ دے کے تو وہ شاید بچ جائیں لیکن پھر خدا تعالیٰ کی گرفت سے وہ نہیں بچ سکیں گے۔ جو اُن کی ذمہ داریاں ہیں انہوں نے ادا کرنی ہیں۔ لیکن اس وجہ سے عورتوں کو اپنی ذمہ داریاں نہیں بھولنی چاہئیں۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا اس بات پر ہم خاموش ہو کر نہیں بیٹھ سکتے اور خاموش تماشائی نہیں بن سکتے کہ مرد اپنے فرائض پورے نہیں کرتے تو ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہر وقت فکر میں رہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ کی تنظیم اس لئے قائم فرمائی تھی کہ اگر جماعت کا ایک حصہ کمزور ہے اس میں کمزوری واقع ہوتی ہے تو کم از کم دوسرا حصہ جو عورتوں کا ہے، عورتیں اپنے فرائض کی طرف توجہ رکھیں۔ اگر عورتیں توجہ رکھیں گی تو آئندہ نسل کے مرد اور عورتیں ان راستوں پر چلنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے متعین کئے ہیں۔

مَیں نے کچھ عرصہ ہوا صدر لجنہ جرمنی کو کہا تھا کہ اس وقت آپ کے لئے تبلیغ سے زیادہ تربیت کی ضرورت ہے۔ پہلے اپنی تربیت کی طرف توجہ دیں، اپنی عملی حالتوں کو درست کر لیں تو تبلیغ کے میدان پھر خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔ اس سے بھی کوئی یہ مطلب نہ لے اور خاص طور پر مرد کہ ان کے عملی نمونے اور تربیت بہت اچھی ہے اور صرف عورتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جو باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں ان کی روشنی میں مردوں کی عملی حالت بھی کوئی ایسی نہیں کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں۔ جب میں آپ سے مخاطب ہوں تو مَرد بھی میری باتیں سن رہے ہیں۔ ان کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور بہت زیادہ ضرورت ہے۔

تو بہرحال میں اس وقت عورتوں سے مخاطب ہوں اور عورتیں اگلی نسل کی تربیت زیادہ بہتر رنگ میں کر سکتی ہیں۔ اس لئے مَیں زیادہ فکر کے ساتھ آپ پر ذمہ داری ڈال رہا ہوں۔ پس نہ مردوں کو کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت ہے، نہ آپ کو اس بات پر پریشان ہونے کی ضرورت ہے کہ شاید ساری کی ساری کمزوریاں ہم عورتوں کے اندر ہی ہیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ خدا تعالیٰ کے آگے جب پیش ہونا ہے تو اپنے اعمال کا جواب ہر ایک نے خود دینا ہے۔ اس لئے اس سوچ کے ساتھ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور ان جائزوں کے کم از کم معیار وہ ہیں جن کا مختصراً ذکر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے کیا ہے۔ یہ بعض نکات ہیں جنہیں اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے سامنے رکھے تو عملی اصلاح کے معیار اونچے سے اونچے ہوتے چلے جائیں گے۔ بعض بنیادی باتوں کو دوبارہ میں آپ کے سامنے کچھ نسبتاً کھول کر پیش کر دیتا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ تمہارا خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔ اور سچے ایمان کی کیا خصوصیات ہیں؟ سب سے بڑی یہ کہ غیب پر ایمان ہو۔ اس بات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چھپی ہوئی بات کو جاننے والا ہے۔ وہ عَلَّامُ الْغُیُوْب ہے۔ وہ نہ صرف ان راز کی باتوں کو جو تم ایک دوسرے سے کرتے ہو، جانتا ہے بلکہ تمہارے دل کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔ پس جب وہ ہر چھپی ہوئی اور ہر راز، ہر نظر آنے والی چیز کا علم رکھتا ہے اور ہر بات کا علم رکھتا ہے تو پھر اپنے ہر عمل کے وقت اس کا خوف دل میں ہونا چاہئے۔ مومن کی نشانی یہ بتائی ہے کہ یَخْشَوْنَ رَبَّہُمْ بِالْغَیْبِ (الانبیاء:21) کہ مومن غیب میں بھی خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ جب انہیں یقین ہوتا ہے کہ کوئی دنیاوی آنکھ اسے نہیں دیکھ رہی، اس وقت بھی سامنے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

پھر سچے ایمان کی یہ نشانی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے، اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق فیصلے کا کہا جائے تو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہیں۔ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ اس کے علاوہ اُن کا اور کوئی جواب نہیں ہوتا۔ نمازوں کو قائم کرنے والے، نمازیں باقاعدہ پڑھنے والے اور وقت پر پڑھنے والے ہی سچے ایمان لانے والے ہیں۔ پھر سچے ایمان لانے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والے ہیں، اس کے حضور جھکے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد سے اپنی زبانیں تر رکھتے ہیں۔ عاجزی دکھانے والے ہیں اور تکبر سے دور بھاگنے والے ہیں۔ تکبر کے بارے میں ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ بڑوں بڑوں کو یعنی ان کو جو بڑے ایمان کا دعویٰ کرنے والے ہیں امتحان میں ڈال دیتا ہے۔ وقت آنے پر اپنی اَنا اور جھوٹی عزتوں کے نام پر بہت کچھ تکبر انسان کر جاتا ہے۔ پس جب تک انسان میں عاجزی نہ ہو، جھوٹی عزت کا خاتمہ نہ ہو اس وقت تک ایمان کمزور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر ذلّت برداشت کرنے کے لئے انسان تیار ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو مشکلات اور مصیبتوں سے نکالتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اہم بات کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو خفّت کی نظر سے نہ دیکھو۔ کسی بھی حکم کو کم اہم اور چھوٹا نہ سمجھو کیونکہ یہ بات عملی اصلاح میں حائل ہو گی۔ اور صرف یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اہم سمجھو بلکہ فرمایا ان کی تعظیم کرو۔ صرف اہم ہی نہیں سمجھنا بلکہ ان کی تعظیم کرو اور ہر حکم کو عملاً اپنے اوپر لاگو کرو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم وہ بات نہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ وہ بات تم دوسروں کو نہ کہو جو تم خود کرتے نہیں۔ اب عہدیدار نچلی سطح تک جا کر اپنے جائزے لیں کہ کیا وہ

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
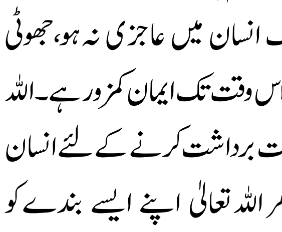

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

سب باتیں جو وہ دوسری ممبرات کو کہتی ہیں ان پر خود بھی عمل کرتی ہیں؟ پھر حسد ہے، بغض ہے، کینہ ہے۔ پردے کا اعلیٰ معیار ہے۔ بچوں کی تربیت ہے۔ انصاف کو قائم رکھنے کے لئے اگر اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑی تو یہ گواہی دینا ہے۔ یہ سب حکم ایسے ہیں جن کے بارے میں ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو دوسروں کو تو کہتے ہیں لیکن اگر اپنا معاملہ آئے تو حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکموں کی عملاً تعظیم کے خلاف ہے۔

پھر آپ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ تمہارے ہر کام میں خدا کی رضا مقصود ہو، دنیا مقصود نہ ہو۔ اب اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو پتا چلتا ہے کہ بسا اوقات دنیا کی لذتیں اور بہانے ہمارے سامنے آ جاتے ہیں، خدا تعالیٰ کی رضا پیچھے چلی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا آخرت کی فکر رکھو۔ آخرت کی فکر ہوگی تو خدا تعالیٰ کی رضا ہمیشہ سامنے رہے گی دنیا کا حصول پیچھے چلا جائے گا۔

آجکل گھروں کے جھگڑوں میں دنیاوی باتوں کا حصول بہت کردار ادا کر رہا ہے۔ کل بھی میں نے خطبے میں ذکر کیا تھا۔ نہ لڑکے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے رشتے نبھانے کی کوشش کرتے ہیں نہ لڑکیاں صاف دل ہو کر اپنے رشتے نبھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ حالانکہ رشتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے حقوق کی ادائیگی کا ایک دوسرے کو پابند کیا ہے، لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی بلکہ گھر والوں کو بھی۔ نکاح کے موقع پر جو آیات پڑھی جاتی ہیں اس میں سب سے آخری ہدایت ہی یہی دی گئی ہے کہ دنیا کے پیچھے نہ بھاگتے رہو۔ یہ دیکھو کہ تم نے آئندہ کے لئے کیا نیکیاں کمائی ہیں یا کمانے کی کوشش کی ہے۔ اس حکم میں ذاتی اعمال کی طرف بھی توجہ دلائی کہ تمہارے نیک عمل آئندہ آنے والی زندگی میں تمہارے کام آئیں گے اور اولاد کی تربیت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اس دنیا کے حصول کے پیچھے نہ پڑے رہو بلکہ اپنے بچوں کی تربیت کر کے اپنی آئندہ نسلوں کو سنبھالو۔ انہیں نیکیاں بجالانے والا بناؤ تا کہ وہ اپنی عاقبت بھی سنوار سکیں اور نیک تربیت کی وجہ سے تمہارے لئے دعا کر کے تمہارے درجات کی بلندی کا بھی باعث بن جائیں۔

آپؑ نے فرمایا کہ تم بیعت کر کے سلسلے میں داخل ہو گئے۔ بہت سے تم میں سے اپنے باپ دادا کی وجہ سے سلسلہ میں داخل ہو۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی غرض تب پوری ہو گی جب تم تقویٰ پر چلو گے۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا: پس اس طرف توجہ کرو کہ تقویٰ میں بڑھنا ہے اور یہ صرف ایک دن کی بات نہیں ہے بلکہ ہر روز نئی توجہ ہو تبھی معیار بلند ہوں گے۔ آپ علیہ السلام نے یہاں تک فرمایا کہ جو بیعت کر کے توجہ نہیں کرتا وہ جھوٹا اقرار کرتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 173-174۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس چاہے وہ عورتیں ہوں یا مرد، ہر ایک کو ہر روز نئے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ تقویٰ کے معیار کہاں ہیں۔ ورنہ آپ نے صاف فرما دیا کہ اگر یہ نہیں تو بیعت کا اقرار جھوٹا ہے۔ اگر تقویٰ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو گی اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا معیار جو آپ نے مقرر فرمایا وہ یہ ہے کہ ان کے حقوق کی حفاظت ہو۔ یعنی حقوق العباد کی ادائیگی عارضی عمل نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کرنی ہے۔ مسلسل نظر رکھنی ہے کہ کہاں حقوق العباد تلف ہو رہے ہیں، مَیں فوراً وہاں پہنچوں اور ان کی حفاظت کروں۔ یہ حقوق العباد کی ادائیگی ایک ایسا وسیع میدان ہے جو جہاں آپس میں محبت پیار پیدا کرتا ہے وہاں تبلیغ کے نئے راستے بھی کھولتا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا عملی اصلاح سے تبلیغ کے راستے کھلیں گے اور یہ جو راستے کھلیں گے پھل لانے والے ہوں گے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تزکیۂ نفس کی مسلسل کوشش کرو۔ جب نفس پاک ہو گا اور اس کی طرف توجہ ہو گی تو اعمال کی اصلاح بھی ہوتی جائے گی۔ آج دنیا کو ضرورت ہے کہ ان کے سامنے کوئی نمونہ ہو۔ اور یہ نمونہ ہم اس وقت تک پیش نہیں کر سکتے جب تک ہم مجموعی طور پر کوشش نہیں کرتے کہ اپنے اعمال کو درست کریں۔ اپنی عملی حالتوں کو اس اعلیٰ معیار پر لائیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے۔ آپ کا یہ فرمانا ہمارے لئے ہم میں سے ہر ایک کے لئے بڑا فکر پیدا کرنے والا ہونا چاہئے، ہمیں جھنجھوڑنے والا ہونا چاہئے کہ اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام نہ کرو۔ یعنی ایک شخص کا عمل بھی چاہے وہ مرد ہے یا عورت جماعت کی بدنامی کا باعث بنتا ہے۔ پس عارضی دنیاوی لذات کی وجہ سے جماعت کو بدنام کرنے سے بچنے کی ضرورت ہے۔ آزادی کے نام پر ایسے کام کرنا جن کو کرنے سے خدا تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے جماعت کی بدنامی کا باعث بنتا ہے۔ عارضی جذبات کی تسکین کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بھول جانا دوسروں کے لئے جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا باعث بنتا ہے۔

پس بہت گہرائی میں ہر معاملے میں اپنے جائزے لینے اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہاں رہنے والے احمدیوں کی اکثریت اس وقت پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب یہاں کے مقامی لوگ بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت کو دیکھتے ہوئے اسے اختیار کریں گے لیکن بہرحال اس وقت اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے اور ان میں سے بھی 99.99 فیصد ان لوگوں کی ہے جو پرانے احمدی ہیں۔ یا تو ان کے خاندانوں میں ان کے باپ دادا احمدی ہوئے، انہوں نے احمدیت قبول کی، ان کی وجہ سے احمدیت خاندانوں میں قائم ہوئی یا پھر اگر خود احمدیت کو قبول بھی کیا تو اس پر بھی کئی دہائیاں گزر چکی ہیں، دسیوں سال گزر چکے ہیں۔ تو ایسے لوگ یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں اور جب آپ دوسروں کو بتاتی ہیں کہ ہم یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں اور ہمیں ہجرت اس لئے کرنا پڑی کہ ہمارے خلاف ہمارے ملک کے قانون نے دوسرے مسلمانوں کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے کہ جو چاہو ان سے کرو۔ اور اس وجہ سے ہم پر ظلم ہوتا ہے۔ پس آپ کی باتیں سن کر ان لوگوں کو آپ سے ہمدردیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ آپ کے قریب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ قریب آ کر آپ میں دیکھیں کہ جو یہ لوگ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔ اپنے دین کی خوبیاں تو بہت بیان کرتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں، مثلاً سچائی ہے یہ اس پر قائم نہیں۔ اگر ہمارے سچائی کے معیار اچھے نہیں تو دیکھیں گے یہ سچائی پر قائم نہیں ہیں۔ باتیں تو کرتے ہیں کہ سچائی پر قائم ہو۔ بوقت ضرورت جھوٹ بھی بول جاتے ہیں۔ تو یہاں کے لوگوں پر کبھی نیک اثر نہیں پڑے گا۔ سچائی کی پہلی بنیاد کا اس وقت پتا چلتا ہے جب آپ مرد عورتیں اسائلم کرتے ہیں۔ اگر جھوٹی کہانی بنا کر اسائلم کریں تو کبھی نیک اثر نہیں پڑے گا۔ اگر سچ بولیں گے تو کیس بھی پاس ہوں گے اور نیک اثر بھی پڑے گا، تبلیغ بھی ہو جائے گی۔ اسی طرح روزمرہ کے معاملات ہیں ان میں سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کریں۔ حکومت سے کوئی فائدہ قانون کے دائرہ، قواعد و ضوابط کے دائرہ میں رہتے ہوئے اٹھانا ہے تو اپنا معاملہ سچائی پر بنا کر پیش کریں۔ جھوٹ بول کر مفاد حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اسی طرح مثلاً ایک حکم ایک مومنہ عورت کو حیا کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے ہر مرد عورت کے لئے اس کے مطابق حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب امور الایمان حدیث 9)

ان ملکوں میں عورت کے حیادار لباس اور باپردہ لباس کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے اور خاص طور پر ایک حقیقی مسلمان عورت ہی اس کا اظہار کرتی ہے دوسرے تو پھر کچھ نہ کچھ معاشرے سے ڈر کر اپنے لباس میں کمی بیشی کر لیتے ہیں لیکن حقیقی مسلمان عورت اس کا اظہار کرتی ہے۔ اس لئے مسلمان عورتوں کے متعلق، احمدی مسلمان عورتوں کے متعلق بہت کچھ کہا جاتا ہے اور سب سے زیادہ حقیقی مسلمان عورت، احمدی مسلمان عورت ہی ہے۔ تو جب حیادار لباس اور باپردہ لباس کی بات ہو تو احمدی مسلمان عورت بھی نشانہ بنے گی۔ لیکن جب دلیل کے ساتھ آپ باپردہ لباس کی اہمیت خود ان لوگوں پر واضح کریں گی تو یقیناً ان کو سمجھ آ جائے گی کہ حیادار لباس یہ عورتیں اپنی مرضی سے پہنتی ہیں۔ ان پر کوئی جبر نہیں ہے۔ عورت کی فطری حیا انہیں اس بات پر مجبور کرتی ہے۔ مذہب سے ان کا لگاؤ انہیں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے لباسوں کو باحیا بنائیں تو پھر ان لوگوں کے اعتراض ختم ہو جائیں گے۔ ان کو سمجھ آ جائے گی کہ یہ جبر نہیں ہے، زبردستی نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کے لباس یہاں اِس وقت اَور ہیں۔ پردے کے معیار یہاں اور ہیں اَور باہر بازار میں پھرتے وقت آپ کی حالت اَور ہے تو یقیناً ان لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو گا کہ بعض مجبوریوں کے تحت یہ پردہ کرتی ہیں اور حیادار لباس پہنتی ہیں اور مذہب سے دلی لگاؤ ان کو نہیں ہے اور مذہب کی پابندیاں ان پر ظلم کر رہی ہیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ پھر ان پر یہ اثر ہو گا۔ تو گویا یہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دو عملی جماعت کو بدنام کرنے کا باعث بن رہی ہے۔ اگر اپنے عملی نمونے نہیں ہیں تو پھر مذہب کے نام پر یہاں اسائلم لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ پھر یہ کہیں کہ ہم آزاد لوگ ہیں اور ہماری آزادی ان مذہبی شدت پسندوں کو پسند نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں اس لئے ہماری دنیاوی آزادی اور مذہب سے دُوری کی وجہ سے اُس ملک میں جو ہم پر سختی ہو رہی ہے اِس وجہ سے ہم یہاں اسائلم کے لئے آئی ہیں اور اسی طرح مرد بھی۔ پھر جماعت احمدیہ کا نام لے کر اسائلم نہ کریں۔ یہاں پھر جماعت احمدیہ کے فرد ہونے کا اظہار نہ کریں جس کو اپنے ملک میں مذہبی پابندیوں کا سامنا ہے۔ پھر یہ نہ کہیں کہ ہم پر ظلم اس لئے ہو رہے ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیا ہے اس لئے ہمیں ظلموں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے ہم یہاں رہ رہے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں جس وجہ سے آپ یہاں اس ملک میں رہنے کے لئے آئے ہیں رہنا چاہتے ہیں یا جو نوجوان لڑکیاں ہیں جن کے ماں باپ یہاں رہنے کے لئے آئے تھے، یا جن لڑکوں کے ماں باپ آئے تھے تو ان کو پتا ہونا چاہئے کہ وہ

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

احمدیت کی وجہ سے ہی آئے تھے۔ پس اسی طرح جب ماں باپ یہاں آئے اور ان کے اسائلم منظور ہو گئے یا نئے آنے والوں کے اسائلم منظور ہو رہے ہیں تو یہاں اس ملک میں احمدی ہوتے ہوئے رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک حقیقی احمدی ہوتے ہوئے یہاں نہیں رہ رہے تو یہاں کی حکومت کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں اور عوام کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ پس عملی نمونہ سب سے اہم چیز ہے جس کا اظہار آپ سب سے ہونا چاہئے۔

پھر آپ کے علم کے نمونے ہیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ اپنے اپنے ماحول میں آپ کے اس علمی نمونے کا بھی اظہار ہونا چاہئے۔ خود بخود تبلیغ کے راستے اس سے کھلتے چلے جائیں گے، ضروری نہیں ہے کہ باہر نکل کر تبلیغ کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے تعلق اور روحانیت میں ترقی کے نمونے ہیں۔ اگر آپ اپنے ماحول میں یہ نمونے قائم کر رہی ہیں اور دنیا کی ہوا و ہوس کا اظہار نہیں ہو رہا تو یہ روحانیت میں ترقی کے نمونے غیر محسوس طور پر دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور تبلیغ کے راستے پھر کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر تبلیغ کے ساتھ ساتھ اگلی نسلوں کی تربیت اور انہیں خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے بھی آپ کے علمی، عملی اور روحانی نمونے ضروری ہیں۔ اگر ان پر توجہ نہیں ہو گی تو پھر یہ یاد رکھیں کہ کچھ سالوں بعد ایسے گھر بکھر جائیں گے۔ پھر گھروں کے سکون و امن کے لئے بہت سے لوگ کہتے ہیں اور لکھتے بھی ہیں۔ اس کو قائم رکھنے کے لئے بھی ان باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتائی ہیں اور جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اور جب یہ سب کچھ ہو گا تو آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی جذب کرنے والی ہوں گی۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے، ان کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عملی حالتوں پر غور کرنے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آپ میں سے اکثر کے باپ دادا احمدی ہوئے تھے۔ یہ بزرگ نیک تھے۔ متقی تھے۔ کچھ دیکھ کر اور خدا تعالیٰ سے ہدایت حاصل کر کے ہی احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ اگر اپنے باپ دادا کی عزتوں کی حفاظت کرنی ہے تو پھر بھی یہی ضروری ہے کہ اپنی عملی، علمی اور روحانی حالتوں کی جگالی کرتے رہیں، ان کے جائزے لیتے رہیں کہ کہاں تک درست ہیں۔ ورنہ ان کی روحوں کے لئے آپ لوگ بے چینی کا باعث بن رہی ہوں گی، اسی طرح مرد بھی۔ اگر جماعت سے منسلک ہو کر ان مقاصد کو حاصل کرنے والا بننا ہے جس کے حصول کے لئے آپ کے باپ دادا جماعت میں شامل ہوئے تھے تو ان کی یاد کو اپنی عملی حالتوں کی تبدیلیوں میں تازہ رکھیں تبھی ان کی روحوں کو خوش کر سکتے ہیں۔ جو ایمان ہمارے بڑوں کے اندر تھا وہی ایمان ہمارے اندر ہونا چاہئے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچائی ہر ایک کے دل میں میخ کی طرح گڑی ہونی چاہئے۔ نئی آنے والی عورتیں اور مرد یہ سچائی دیکھ کر ہی ہم میں شامل ہوتے ہیں۔ اس سچائی کو مزید نکھار کر دکھانے کے لئے ہر ایک کو عملی نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔ احمدیت نے تو انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کرنی ہے۔ اگر پرانے احمدیوں کے عملی نمونے نئے آنے والوں کے لئے مددگار ہوں گے تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ اگر عملی نمونے نہیں دکھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان نئے آنے والوں میں سے ہی عملی نمونے قائم کرنے والے پیدا فرماتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل کس طرح سے احمدیت پر نازل ہو رہا ہے اور کس طرح اس نے جماعت پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ کس طرح جماعت کی ترقی وہ ہر روز جماعت کی تعداد میں اضافہ کر کے فرماتا ہے۔ اس کے چند واقعات پیش کر دیتا ہوں۔ یہ آپ کی دلچسپی کے لئے بھی اور علم کے لئے بھی اور اپنے جائزے لینے کے لئے بھی ہیں۔

مالی کے ایک علاقے میں ہمارے معلم نے لکھا کہ وہاں ایک گاؤں جیجا ہے۔ عبداللہ تراورے صاحب وہاں کے امام ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کافی دیر پہلے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جس میں آپ نے اسے فرمایا کہ بیعت کر لو اور فلاح پا جاؤ اور اس کے بعد سے وہ کافی عرصے تک اس کی تعبیر کی تلاش میں رہے۔ اب جبکہ احمدیہ ریڈیو ربوہ ایف ایم پر۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر سنی (وہاں ریڈیو بھی ایک نہیں بلکہ ہمارے کئی ریڈیو سٹیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتے ہیں۔) تو وہ مشن ہاؤس آئے اور ایم ٹی اے پر مجھے انہوں نے دیکھا (اس وقت ایم ٹی اے چل رہا تھا اور میرا پروگرام بھی ہو رہا تھا۔) تو انہوں نے کہا کہ انہی نے ہی مجھے کہا تھا کہ بیعت کر لو اور فلاح پا جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس وقت بیعت کر لی۔

پھر فلسطین کے ہمارے ایک احمدی ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ خامس کو خواب میں اسی لباس میں دیکھا جس میں وہ ایم ٹی اے پر نظر آتے ہیں۔ میں نے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ اپنی طرف کھینچا وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے آپ کی محبت ہے جس کے نتیجہ میں مَیں نے بیعت کا فیصلہ کیا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس خلیفہ کو تو مَیں پہلے سے جانتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی۔ تو گویا کہ جب وہ بیعت کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ تو یہ ثبوت دے رہا ہے کہ احمدیوں کے پاس ہی اب اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور عملی نمونے ہیں۔ اگر ہمارے عملی نمونے نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جن کے ایمان میں وہ ترقی دے گا ان کو پھر آگے لے آئے گا اور پرانے پھر پیچھے چلے جائیں گے۔

پھر یمن کے ایک احمدی ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ شیعہ عالم کی مسیح کی بابت ایک ٹی وی چینل پر گفتگو سنی۔ اس سے قبل یمنی علماء سے نزول مسیح کی بابت بات ہوتی رہتی تھی۔ جب مَیں امام الزمان کی شناخت کی بابت دعا کرتا تھا تو اس دوران وہ کہتے ہیں کہ کئی دفعہ انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں اپنے اہل خانہ اور ہمسایوں کو امام الزمان کے آ چکنے کی خبر دیتا تو وہ میرا مذاق اڑاتے۔ مَیں دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے احمدیوں سے ملا دے۔ آخر اپریل 2013ء کو ایک رات میں اسی ہنسی ٹھٹھے کی وجہ سے دکھی ہو کر سویا ہوا تھا کہ مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے ویسا ہی لباس زیب تن کیا ہوا تھا جو ایم ٹی اے پر دکھائی دیتا ہے مگر وہ سفید تھا۔ آپ ایک سرسبز علاقے میں سے گزر رہے تھے۔ آپ کے پیچھے بے شمار لوگ سفید کپڑے پہنے اور جھنڈا اٹھائے چلے جا رہے تھے جن پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا اور اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں اس رؤیا کے تین ماہ کے بعد میرے بھائی نے مجھے خبر دی کہ احمدیوں کی طرف سے ہمارے مکرم شبوطی صاحب وہاں ہیں انہوں نے رابطہ کیا ہے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے بیعت کر لی۔ پھر یہ کہتے ہیں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ثبات قدم سے نوازے اور یقین و معرفت میں ترقی عطا فرمائے۔

پس یہ ایسے لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہے۔ پھر انہیں یقین و معرفت میں ترقی کی فکر ہے تا کہ عملی نمونے قائم کر سکیں۔ اپنے علم میں بھی بڑھ سکیں۔ اپنی روحانیت میں بھی بڑھ سکیں۔

آج ہر مرد اور عورت کو اس نہج سے اس طریق سے سوچنے کی ضرورت ہے کہ یقین و معرفت میں ترقی کس طرح کرنی ہے۔ یا ہم نے کس طرح دنیا کی رنگینیوں سے بچنا ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر احمدیت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

پھر ایک اور ملک گنی کناکری ہے۔ وہاں سے بھی مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کے لوکل مشنری نے لکھا کہ ہمارے گھر میں میرے بہنوئی ماریکا صاحب اکثر جماعت احمدیہ کے بارے میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ہمارے گھر کا ماحول بڑا مذہبی تھا۔ لہٰذا طبعاً میں بھی ان کی باتیں غور سے سننے لگا۔ ایک دن گھر میں ایک بڑی سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ محلے کے امام کو بھی مدعو کیا گیا لیکن جب مولوی صاحب سے بات نہ بن پڑی تو یہ مجلس بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہو گئی۔ تاہم میرے دل میں سچ کو جاننے کی ایک خلش تھی۔ لہٰذا میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے خوب دعا کی کہ اے اللہ! میری رہنمائی فرما اور مجھے اس جماعت کی سچائی کے متعلق راہ دکھا دے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں اس کے بعد سو گیا اور خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں ایک ویران جگہ میں ہوں اور اچانک بارش شروع ہو جاتی ہے اور بارش سے بچنے کے لئے قریب ہی ایک غار ہے۔ مَیں اس غار میں پناہ لیتا ہوں۔ اس دوران آسمان پر بجلی چمکتی ہے اور مجھے ایک آواز سنائی دیتی ہے 'مرزا مسرور احمد'۔ اور یہ آواز تین دفعہ سنائی دیتی ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ کیونکہ یہ نام ہمارے معاشرے میں عام نہیں ہے اس لئے میں یہ خواب بھول گیا۔ لیکن ایک دن میرے بہنوئی گھر میں جماعت کی تبلیغ کر رہے تھے اس دوران انہوں نے مرزا مسرور احمد نام لیا۔ میں نے جب یہ سنا مجھے اپنا خواب یاد آ گیا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کا نام ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ کا نام ہے۔ اور اس پر کہتے ہیں کہ جماعت سے متعلق میری دلچسپی بڑھی اور میں نے جماعت کی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ سے مسلسل رہنمائی کی التجا کرتا رہا۔ ایک رات پھر خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے اور زور سے بجلی چمکی اور بجلی کی چمک کے ساتھ آسمان پر روشن الفاظ میں لکھا ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد۔ اور یہ نظارہ تین دفعہ دہرایا گیا اور ہر بار چمک پہلے سے بڑھ کر نظر آتی تھی اور میری آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد میری تسلی ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی اور مجھے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

تو اللہ تعالیٰ تو لوگوں کی رہنمائی فرما کر جماعت میں شامل فرما رہا ہے اور اگر یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھتے چلے جائیں گے اور اپنے عملی نمونے دکھاتے چلے جائیں گے تو یہی جماعت میں آگے آنے والے لوگ ہوں گے۔ اس لئے ہمیں بہت فکر کی ضرورت ہے کہ ہمیں بھی اپنی عملی تربیت کی طرف، علمی حالت کی طرف، روحانی حالت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اب کیا یہ باتیں انسانی سوچ کی اور عقل کی ہیں۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رہنمائی ہے اور اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ جماعت سچی ہے۔ اور جب سچی ہے تو پھر اس کی سچائی ہم پر اور ہر فرد پر اس وقت ظاہر ہو گی یا ہم سے اس کا اظہار اس وقت ہو گا جب ہم اس کی عملی تصویر بننے کی کوشش کریں گے اور تبھی ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت حاصل کرنے والے بھی ہوں گے۔

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

پس یہ سب واقعات بتاتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد نے کسی جہالت کی وجہ سے احمدیت کو قبول نہیں کیا نہ کسی مجبوری کے تحت۔ مجبوری کیا بلکہ احمدیت قبول کرنے کے بعد تو مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کے قصے یقیناً آپ لوگوں نے جو پرانے احمدی ہیں جو صحابہ کی اولادوں میں سے ہیں یا جنہوں نے عرصہ ہوا بیعت کی ان کے گھروں میں ہوتے سنے ہوں گے کہ کس طرح آپ کے باپ دادا سے سختی کی گئی۔

پس یہ ہر نیک فطرت اور مذہب کی تلاش کرنے والے کی تلاش کا نتیجہ ہے کہ کچھ ان کی کوشش سے اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا فضل انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ بہت سارے ایسے ہیں جنہیں پیغام بھی نہیں پہنچتا لیکن اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما دیتا ہے اور پھر کوئی نہ کوئی احمدی جب انہیں ملتا ہے اور اس کی حالت دیکھتے ہیں اور عملی نمونہ دیکھتے ہیں تو پھر ان کو اس رہنمائی کی جو سالوں پہلے ہوئی ہوتی ہے یاد آ جاتی ہے اور پھر احمدیت کی قبولیت کے دروازے ان پر کھل جاتے ہیں اور وہ قبول کر لیتے ہیں۔ ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت کی سچائی کی خدا تعالیٰ اُس زمانے میں بھی تائید فرما رہا تھا اور آج بھی تائید فرما رہا ہے۔

ایک بات یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دین میں شامل بدعات کو دور کرنے اور آئندہ کے لئے بدعات سے بچانے کے لئے آئے تھے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء بھی اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے جاری نظام میں آنے والا ہر خلیفہ اس لئے خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دین کی تجدید کے کام کو جاری رکھنا ہے اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بعض عورتیں بعض باتیں پہلے خلفاء کی طرف منسوب کر کے پھر یہ کہتی ہیں کہ اب اس طرح کیوں ہو رہا ہے۔ اس سے الٹ کیوں ہو رہا ہے؟ پہلے خلیفہ نے تو یہ فرمایا تھا اور اب یہ ہو رہا ہے۔

اوّل تو یہ یاد رکھیں کہ کوئی خلیفہ خلاف شریعت بات نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے۔ دوسرے یہ موازنہ اور مقابلہ کرنا ہی غلط ہے۔ اس سے ایسی باتیں کرنے والی جو عورتیں ہیں یا اگر مرد کرتے ہیں تو وہ فتنہ میں پڑیں گے اور کچھ نہیں ہوگا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کل بھی ایک شخص کی مثال دی تھی کہ اس کا ایمان صرف ذرا سی کہنی کی ٹھوکر لگنے سے ضائع ہو گیا تو یہ آپ لوگوں کا ایمان ضائع کرنے کا باعث بن جائیں گی اور آپ کا اپنا ہی نقصان ہے۔ یاد رکھیں کہ ہر خلیفہ نے اس طرح ان لائنوں پر تربیت کرنی ہے جس کے طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمائے ہیں اور کر کے دکھائے ہیں۔ پس ہر خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر تربیتی اور تبلیغی کام سرانجام دیتا ہے۔ کوئی کسی بات پر حالات کے مطابق زیادہ زور دیتا ہے اور کوئی کسی بات پر۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی بھی خلیفہ، نہ مَیں نہ میرے سے پہلے ایسے تھے جو باقی امور کو کلیۃً نظر انداز کر دیں۔ ہاں بعض حالات کی وجہ سے بعض باتوں پر زور زیادہ ہو جاتا ہے۔

پس سعادت اسی میں ہے کہ جو وقت کا خلیفہ بات کہے اس کے پیچھے چلیں اور اطاعت کے نمونے دکھائیں۔ اسی میں آپ کی کامیابی ہے اور اسی میں آپ کی نسلوں کی بقا ہے۔ پس ہماری عورتوں اور مردوں کو بغیر کسی حیل و حجت کے اس کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور لغو باتوں میں پڑنے کی بجائے اطاعت کے نمونے دکھانے چاہئیں اور خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہئے اور جب یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی نشانات بھی ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے ہوئے کامل اطاعت کے نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حالتوں میں تبدیلی کرنے والا بنائے۔

اب دعا کر لیں۔

☆☆☆

بیرون ملک مقیم درویشان کرام اور ان کے اقربا متوجہ ہوں

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مؤرخہ 11 مئی 1948ء کو اپنے ایک تاریخی پیغام میں درویشانِ کرام قادیان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:

’’آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے۔ اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چنتا۔‘‘ (الفرقان ربوہ۔ درویشان کرام نمبر۔ اگست، ستمبر 1963ء صفحہ 5)

مؤرخہ 11 مئی 1948ء کو جو درویشان قادیان میں تھے اور اس پیغام کے اوّل المخاطبین میں سے تھے ان میں سے اکثر قادیان میں ہی موجود رہے اور بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں ابدی نیند سو گئے۔ اور ان میں سے بعض ابھی بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ (آمین)

ان سعادت مندوں میں سے بہت سے اجازت لے کر قادیان سے اپنے آبائی وطنوں کی طرف یا بیرون ملک چلے گئے۔ ان جانے والوں کی تاریخ اور حالات شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو درکار ہیں۔ لہٰذا ایسے درویشان کرام جو قادیان سے بیرون ہند چلے گئے تھے ان سے یا ان کے اقرباء سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل نقاط کے مطابق اپنا مفصل مضمون بھجوائیں۔

1۔ مختصر حالات زندگی۔

2۔ عرصۂ درویشی میں کہاں کہاں خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔

3۔ عرصۂ درویشی کے ایمان افروز حالات و واقعات۔

4۔ اگر حضرت مصلح موعودؓ یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انہیں کوئی پیغام تحریری بھجوایا ہو تو اس کی فوٹو کاپی۔

5۔ اگر عرصۂ درویشی میں لی گئی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ بھجوائیں۔

6۔ درویشان محترم کی اپنی تصویر۔

7۔ اولاد کی تفصیل اور یہ بھی کہ وہ کہاں کہاں پر ہیں۔

براہ کرم بیرون ہند میں مقیم درویشان کرام یا ان کے اقرباء یہ تفصیل محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (برائے بھارت، نیپال اور بھوٹان) کی وساطت سے شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو بھجوا دیں۔

تمام درویشان کرام کی فہرست تاریخ احمدیت مطبوعہ نشر و اشاعت قادیان 2007ء کے صفحہ نمبر 372 تا 387 پر درج ہے۔ آپ کے گراں قدر تعاون کے لئے شعبہ تاریخ احمدیت قادیان شکر گزار ہوگا۔

(انچارج شعبہ تاریخ احمدیت قادیان)

تربیتی اجلاس

مورخہ 26 اکتوبر 2014 کو جماعت احمدیہ ممبئی میں ذیلی تنظیمات کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی میر افتخار علی صاحب مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم انوار الحق صاحب نے کی۔ مکرم ظہیر خان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام ’’نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا‘‘ خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ مکرم جعفر علی خان صاحب معلم سلسلہ نے حفاظت قرآن مجید کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مسرت احمد صاحب نے جماعت احمدیہ میں نظام بیت المال کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (پرویز احمد، سیکرٹری اصلاح وارشاد)

10 Years
Quality Service
2003-2013
Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association, USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

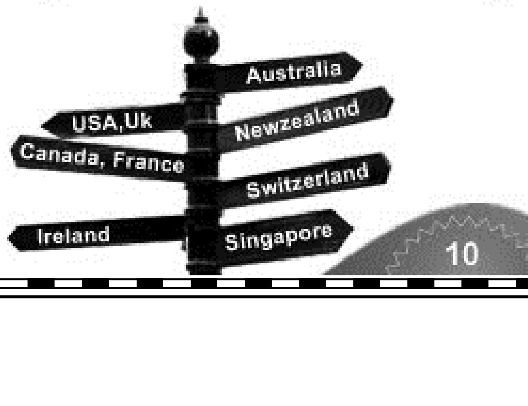

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر :7114 میں شیخ شفیق الدین ولد شیخ عزیز الدین قوم احمدی مسلمان، ریٹائرڈ۔تاریخ پیدائش 23 جنوری 1956، پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک کمرہ پر مشتمل مکان ہے۔خاکسار کے پاس چھ لاکھ روپے ہیں۔میرا گزارہ آمد پنشن ماہوار 11800 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر خان   العبد: شیخ شفیق الدین   گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر :7115 میں شیخ عبداللہ بلال ولد فضل الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 60 سال تاریخ بیعت 1965 ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جون 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔2 کمرہ پر مشتمل ایک مکان۔میرا گزارہ آمد ملازمت ماہوار 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ سراج الدین بلال   العبد: شیخ عبداللہ بلال   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر :7116 میں فریدہ بیگم زوجہ شیخ شفیق الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک زمین باغ پر مشتمل آدھا ایکڑ پلاٹ نمبر 348 ایک عدد ہار طلائی وکان کے پھول 2 عدد۔حق مہر 6500 روپے۔میرا گزارہ آمد جیب خرچ پر ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر خان   الامۃ: فریدہ بیگم   گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر :7117 میں زلفا آرا زوجہ مولوی فضل حق خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن سردار محلہ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 مئی 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 3 تولہ 22 کیرٹ، زیور نقرئی 100 گرام، حق مہر 30350 بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان   الامۃ: زلفا آرا   گواہ: محمد ظفر الحق

مسل نمبر :7118 میں محمود خان ولد نواب خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 15 مارچ 1956ء پیدائشی احمدی ساکن 668 Sarana Palli P.O RRL Jydev Vihar Pin. 75103 Bhubneshwer Odisha بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد تجارت 3000 روپے ماہوار ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیر الدین خان   العبد: محمود خان   گواہ: سلیم احمد

مسل نمبر :7119 میں مفیدہ بی بی زوجہ محمود خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن 1668 Sarana Palli P.O RRL Jydev Vihar Distt. Khurda Bhubneshwer Odisha-75103 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مئی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ناک کا پھول طلائی ایک گرام حق مہر 2525 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: مفیدہ بی بی   گواہ: عبدالرحیم خان درد

مسل نمبر :7120 میں ظفر الخان ولد عبداللہ خان قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی باڑی عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن Kotpalla ڈاکخانہ Via Vadamba Ragaripara ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اختر الدین خاں   العبد: ظفر الخان   گواہ: محمد ظفر الحق

مسل نمبر :7121 میں سلیمان علی خان ولد کینا خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن Gundichapada, Dt. Dehenknal, Odisha-759025 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔6 گونٹھ رہائشی زمین کھاتہ نمبر 77 پلاٹ 1511,1514 غنچیہ پاڑا۔میرا گزارہ آمد ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اختر الدین خان   العبد: سلیمان علی خان   گواہ: محمد ظفر الحق

مسل نمبر :7122 میں سفیرہ بیگم زوجہ قدرت علی خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ پنکال تحصیل تگریا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جون 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 2 تولہ 22 کیرٹ حق مہر 5500 روپے وصول شدہ۔میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: سفیرہ بیگم   گواہ: ایجاب الحق خان

مسل نمبر :7123 میں ادریس خان ولد محمود خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پنشنر تاریخ پیدائش 29 جنوری 1958 پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔2 کمرہ پر مشتمل ایک مکان۔ایک آبائی زمین بنجارہ مشترکہ واقع برساہی ایک ایکڑ 985 ڈسمل کھاتہ 126۔میرا گزارہ آمد پنشن ماہوار 10148 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نذیر خان   العبد: ادریس خان   گواہ: اختر الدین خان

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

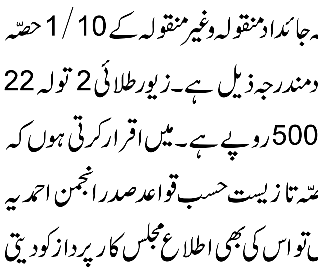

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

مرتبہ کا تجربہ ہے کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض میں کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے (یہاں دعا کی جو روح ہے جو فلاسفی ہے اس کا بھی پتا لگ گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں جی ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں تو نبیوں کی بھی دعائیں بعض دفعہ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے تو قبول نہیں ہوتیں لیکن اس کے مقابلے میں دوسری دعا قبول ہو جاتی ہے۔ تو فرمایا) کہ ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض میں کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے جو اس کے مثل ہوتی ہے۔ پھر اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر جو پیشگوئیاں ہیں قرآن کریم کی ان میں سے ایک پیشگوئی جو سواری ہے اس کے متعلق ہے اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایک نئی سواری کا نکلنا ہے نشان جو مسیح موعود کے ظہور کی خاص نشانی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ ایک نئی سواری کا نکلنا ہے جو مسیح موعود کے ظہور کی خاص نشانی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ یعنی آخری زمانہ وہ ہے جب اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ اور ایسا ہی حدیث مسلم میں ہے ولیترکن القلاص فلا یسعٰی علیھا۔ یعنی اس زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور کوئی ان پر سفر نہیں کریگا۔ ایام حج میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف اونٹنیوں پر سفر ہوتا ہے۔ اب وہ دن بہت قریب ہیں کہ اس سفر کے لئے ریل تیار ہو جائے گی تب اس سفر پر یہ صادق آئے گا کہ لیترکن القلاص فلا یسعٰی علیھا۔ (بعد ازاں حضور انور نے عبد اللہ آتھم کے بارے میں حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئی کا تفصیلی ذکر فرمایا)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بیان فرماتے ہوئے کہ قرآن کریم کی برکات انسانوں کی طاقت سے بہت برتر ہیں اور ماننے والوں کو نشان دکھا کر یقینی معرفت وہ عطا فرماتا ہے عطا کرتا ہے قرآن کریم اور پھر اس برکت سے معجزات ظہور میں آتے ہیں۔ بڑے عجیب عجیب نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ان قرآنی برکات کو قصے کے طور پر بیان نہیں کرتا۔ جو برکتیں ہیں قرآن کریم کی آپ کو وہ صرف قصہ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ وہ معجزات پیش کرتا ہوں کہ جو مجھ کو خود دکھائے گئے ہیں۔ وہ تمام معجزات ایک لاکھ کے قریب ہیں بلکہ غالباً وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ خدا نے قرآن شریف میں فرمایا تھا کہ جو شخص میرے اس کلام کی پیروی کرے وہ نہ صرف اس کتاب کے معجزات پر ایمان لائے گا بلکہ اس کو بھی معجزات دیئے جائیں گے۔ سو میں نے بذات خود وہ معجزات خدا کے کلام کی تاثیر سے پائے جو انسانوں کی طاقت سے بلند اور محض خدا کا فعل ہیں۔ وہ زلزلے جو زمین پر آئے۔ وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے۔ وہ انہی معجزات میں سے ہیں جو مجھ کو دکھائے گئے۔ میں نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ان حوادث کی خبروں کو بطور پیشگوئی شائع کر دیا تھا کہ یہ آفتیں آنے والی ہیں سو وہ آفات آ گئیں اور ابھی بس نہیں بلکہ آنے والی آفات ان آفات سے بہت زیادہ ہیں۔ ایک خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے جو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں ظاہر ہو گی اور نہایت پریشان کرے گی۔ اور جو عمل ہیں اب دنیا کے اور خدا سے جس طرح دور ہٹ رہے ہیں اور نہ صرف دور ہٹ رہے ہیں بلکہ ظلم بھی کر رہے ہیں وہ ان آفات کو پھر بلانے کے لئے خود ان کے عمل جلدی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور احمدیوں کو دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے عملوں کو درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ مسلمان ملکوں میں بھی جہاں یہی حالت ہے مسلمانوں کا اپنا حال بھی یہی ہے کہ خدا سے دور ہو رہے ہیں۔ اور جو بلانے والے جس طرح آپ نے فرمایا کہ جو کہہ رہا ہے کہ صحیح رستے پر چلو اس سے ہنسی ہوگی ٹھٹھہ ہوگا اور اس پہ یہ کہا جائے گا کہ یہ فساد پھیلانے کی یا تشویش پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ پھر نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے۔ وہ خدا جو ہمیشہ یحی الارض بعد موتھا کرتا رہا ہے اس نے ارادہ کیا ہے اور اس کے لئے کئی راہیں اختیار کی گئی ہیں۔ ایک طرف مامور کو بھیج دیا گیا ہے جو نرم الفاظ میں دعوت کرے اور لوگوں کو ہدایت کرے۔ (یعنی اپنے آنے کے بارے میں فرما رہے ہیں) دوسری طرف علوم و فنون کی ترقی ہے اور عقل آتی جاتی ہے۔ یعنی مزید ذہن کھل رہے ہیں۔ علوم و فنون کی ترقی ہو رہی ہے۔ فرمایا اتمام حجت کے لئے آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے۔ بہت سارے نشانات جو ظاہر ہوئے آپ کے زمانے میں بھی۔ طوفانوں کے بھی چاند سورج گرہن کے بھی زلزلوں کے بھی۔ پھر فرمایا اور پھر قہری نشانات کا سلسلہ بھی رکھا گیا ہے جن میں سے طاعون کا بھی ایک نشان ہے اور اب جو اس شدت سے پھیل رہی ہے۔ (اس زمانے میں جو تھی کبھی گزشتہ نسلوں نے نہ دیکھی ہوگی) اور بہت سے لوگ ہیں جو ان نشانات اور آیات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس تعلیم کو سمجھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو سمجھتے ہیں اور پھر اس کو قبول کرتے ہیں۔ اور ہر علاقے میں اور ہر طبقے میں ہر ملک میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں ہزاروں بلکہ اب تو لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں۔ یاد رکھو کہ ان معجزات اور پیشگوئیوں کی نظیر جو میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے اور ظاہر ہو رہے ہیں کمیت اور کیفیت اور ثبوت کے لحاظ سے ہرگز پیش نہ کر سکو گے خواہ تلاش کرتے کرتے مر بھی جاؤ۔ بلکہ اب تو خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں بھی نشانات ایسے بن چکے ہیں جن میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہر روز ہم دیکھتے ہیں۔ اب آجکل جو توجہ پیدا ہو رہی ہے دنیا کی اور جماعت کا پیغام بھی سن رہے ہیں یہ بھی ایک نشانوں میں سے نشان ہے کہ میڈیا کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کسی بھی بہانے سے کسی بھی وجہ سے۔ تو بہر حال نشانات تو ہر عقل مند کے لئے ہر روز ظاہر ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اس سلسلہ کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود فرماتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ جن لوگوں نے انکار کیا اور جو انکار کے لئے مستعد ہیں ان کے لئے ذلت اور خواری مقدر ہے۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر یہ انسان کا افتراء ہوتا تو کب کا ضائع ہو جاتا کیونکہ خدا تعالیٰ مفتری کا ایسا دشمن ہے کہ دنیا میں ایسا کسی کا دشمن نہیں۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کیلئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کیلئے مجھے حَکم بناتا ہے۔ اب میں جانتا ہوں کہ نشانوں کے بارے میں میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ بات صحیح ہے اور راست ہے کہ اب تک تین ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ امور میرے لئے خدا تعالیٰ سے صادر ہوئے ہیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں اور آئندہ ان کا دروازہ بند نہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے کہ نشانوں کو سمجھنے والے بھی ہوں اور صرف نشانوں کا مطالبہ اپنی عقل اور خواہش کے مطابق کرنے والے نہ ہوں بلکہ وقت کی ضرورت اور زمانے کی آواز اور حالت جو خدا تعالیٰ کے فرستادے کی ضرورت کا اظہار کر رہی ہے اس کو سنیں۔ اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو تلاش کر کے ماننے والے بھی ہوں تا کہ اس دنیا میں فسادوں کا خاتمہ ہو سکے۔

آج ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان کا ابن مکرم عبد الغفار صاحب مرحوم۔ یہ 12 نومبر 2014ء کو نوے سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تین سو تیرہ درویشوں میں شامل تھے۔ تاریخ احمدیت میں ان کا ایک سو نواسیواں نمبر ہے 189 درویشوں میں۔ اپریل 1925ء میں بمقام شادیوال پیدا ہوئے گجرات میں۔ ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ملازمت کو چار سال ہوئے تھے کہ حضرت مصلح موعود کی تحریک پر حفاظت مرکز کے لئے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ قادیان آئے 1947ء میں یہاں حاضر ہو گئے۔ تبلیغ کا بھی بڑا شوق تھا سکھوں کو خاص طور پر تبلیغ کرتے تھے۔ باوجود بیماری کے اور کمزوری کے آخری وقت تک مسجد مبارک میں جا کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ان کے علاوہ دو اور درویش بھی جو چند ماہ پہلے فوت ہوئے تھے ان کا جنازہ غائب تو پہلے پڑھا گیا تھا لیکن ذکر خیر نہیں ہوا تھا۔ ان کا بھی آج ذکر کرنا چاہتا ہوں احباب ان کو اور ان کی اولادوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان درویشوں نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ ایک لمبا عرصہ بڑی غربت میں بڑے معمولی حالات میں بڑے معمولی گزارے پر قادیان میں گزارا ہے اور شعائر اللہ کی حفاظت کا حق ادا کیا ہے۔ ان میں سے ایک تو ہیں مرزا محمد اقبال صاحب جو مرزا آدم بیگ صاحب کے بیٹے تھے یہ 11 جون 2014ء میں فوت ہوئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے دادا حضرت مرزا رسول بیگ صاحب صحابی تھے۔ نانا حضرت مرزا ریاض بیگ صاحب بھی صحابی تھے۔ یہ ابتدائی تین سو تیرہ درویشان میں سے تھے۔

پھر چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ یہ 26 جولائی کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ چوہدری نور علی صاحب چیمہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حفاظت مرکز کے لئے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تو چونکہ آپ برطانوی فوج میں رہ چکے تھے اس لئے آپ نے اپنی خدمات پیش کیں اور درویشی کی سعادت پائی۔ باوجود پیرانہ سالی کے لمبا عرصہ بیساکھی کے سہارے مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ مخلص خوش مزاج زندہ دل شفیق اور محبت کرنے والے انسان تھے موصی تھے۔

❁❁

اس TOLLFREE نمبر پر فون کر کے
آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔
فون نمبر: 1800 3010 2131
(شعبہ نور الاسلام، قادیان)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 4 Dec 2014 Issue No. 49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

جو عمل ہیں اب دنیا کے اور خدا سے جس طرح دور ہٹ رہے ہیں اور نہ صرف دور ہٹ رہے ہیں بلکہ ظلم بھی کر رہے ہیں وہ ان آفات کو پھر بلانے کے لئے خود ان کے عمل جلدی کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور احمدیوں کو دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے عملوں کو درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 رنومبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات اور تحریرات پیش کروں گا جن میں آپ نے قبولیت دعا کے واقعات بیان کئے ہیں چند واقعات ہیں اور نشانات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مجھے بھیجا ہے اپنے فرستادے کو بھیجا ہے۔ اس کی باتوں کو سنو کہ اسی میں برکت ہے اور اس سلسلے کی ترقی خدا تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے اور اس کے ماننے سے ہی انسانیت کی بقاء ہے۔ ایک جگہ نواب علی محمد خان صاحب رئیس لدھیانہ کے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نواب علی محمد خان صاحب مرحوم رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ تا کھل جاویں۔ (کچھ کاروباری پریشانیاں تھیں۔ فرماتے ہیں) جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط انکو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے اور ان کو بشدت اعتقاد ہو گیا۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط ان کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب میں نے بلا توقف ان کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کرینگے دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط ان کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی۔ اور ان کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے۔ جب وزیر سید محمد حسن صاحب کی ملاقات ہوئی تو اتفاقاً سلسلہ گفتگو میں وزیر صاحب اور نواب صاحب کا میرے خوارق اور نشانوں کے بارہ میں کچھ تذکرہ ہوا۔ تب نواب صاحب مرحوم نے ایک چھوٹی سی کتاب اپنی جیب میں سے نکال کر وزیر صاحب کے سامنے پیش کر دی اور کہا کہ میرے ایمان اور ارادت کا باعث تو یہ دو پیشگوئیاں ہیں جو اس کتاب میں درج ہیں اور جب کچھ مدت کے بعد ان کی موت سے ایک دن پہلے میں ان کی عیادت کے لئے لدھیانہ میں ان کے مکان پر گیا تو اپنے اندر کے کمرہ میں چلے گئے اور وہی چھوٹی کتاب لے آئے اور کہا کہ یہ میں نے بطور حرز جان رکھی ہے اور اسکے دیکھنے سے میں تسلی پاتا ہوں اور وہ مقام دکھلائے جہاں دونوں پیشگوئیاں لکھی ہوئی تھیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں ایک جگہ کہ چند سال ہوئے ہیں کہ سیٹھ عبدالرحمن صاحب تاجر مدراس جو اول درجہ کے مخلص جماعت میں سے ہیں قادیان میں آئے تھے اور ان کی تجارت کے امور میں کوئی تفرقہ اور پریشانی واقع ہو گئی تھی۔ انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی۔ تب یہ الہام ہوا جو ذیل میں درج ہے۔ ’’قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے۔ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے‘‘۔ اس الہامی عبارت کا یہ مطلب تھا کہ خدا تعالیٰ ٹوٹا ہوا کام بنا دیگا۔ مگر پھر کچھ عرصہ کے بعد بنا بنایا توڑ دیگا۔ فرماتے ہیں کہ چنانچہ یہ الہام قادیان میں ہی سیٹھ صاحب کو سنایا گیا اور تھوڑے دن ہی گذرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے تجارتی امور میں رونق پیدا کر دی۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ بنا بنایا کام ٹوٹ گیا۔

الہام کے مطابق پہلے تو ترقی ہوئی کاروبار میں اور پھر کچھ عرصے کے بعد وہ آہستہ آہستہ اس میں پھر خرابی پیدا ہونی شروع ہوئی اور کاروبار پھر خراب ہو گیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں ایک جگہ اپنے بارے میں ہی کہ مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں۔ ایک شدید دردسر جس سے میں نہایت بیتاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس 25 برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریباً دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلا ہو گئے (یعنی مرگی کے دورے ان کو پڑنے لگ گئے) اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا۔ لہٰذا میں دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ ان امراض سے مجھے محفوظ رکھے۔ ایک دفعہ عالم کشف میں مجھے دکھائی دیا کہ ایک بلا سیاہ رنگ چارپائے کی شکل پر جو بھیڑ کے قد کی مانند اس کا قد تھا اور بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے میرے پر حملہ کرنے لگی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ صرع ہے۔ (یعنی مرگی کی بیماری ہے) تب میں نے اپنا داہنا ہاتھ زور سے اس کے سینہ پر مارا اور کہا کہ دور ہو تیرا مجھ میں حصہ نہیں۔ تب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے اور وہ درد شدید بالکل جاتی رہی صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے (یعنی کبھی کبھی چکروں کی تکلیف ہوتی ہے) تا دو زرد چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آوے۔ (مسیح موعود کے بارے میں یہ بھی پیشگوئی ہے کہ وہ دو زرد چادروں میں ہوگا اور وہ دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ پہلی تو یہی فرمائی چکروں کی تکلیف۔ فرمایا) دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے جو مجھے لاحق ہے اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کے رو سے انجام ذیابیطس کا یا تو نزول الماء ہوتا ہے۔ سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا۔ **نزلت الرحمۃ علیٰ ثلث العین۔ وعلی الاخرین۔** یعنی تین عضو پر رحمت نازل کی گئی آنکھ اور دو اور عضو پر۔ اور پھر جب کاربنکل کا خیال میرے دل میں آیا تو الہام ہوا۔ **السلام علیکم۔** سو ایک عمر گذری کہ میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے بیماری کے بارے میں بیان فرماتے ہیں ان کا ذکر گزشتہ خطبے میں ہوا تھا حضرت مصلح موعود کے حوالے سے کہ جب ان کی وفات ہوئی ہے تو حضرت مصلح موعود کو بڑا صدمہ پہنچا تھا۔ بہرحال ان کا ایک بڑا مقام تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی بیماری کے دوران ان کے لئے دعا بھی کرتے رہے اور اسی بارے میں ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ سال گزشتہ میں یعنی 11 ر اکتوبر 1905ء کو بروز چارشنبہ ہمارے ایک مخلص دوست یعنی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اسی بیماری کاربنکل یعنی سرطان سے فوت ہو گئے تھے ان کے لئے میں نے بہت دعا کی تھی مگر ایک بھی الہام ان کے لئے تسلی بخش نہ تھا بلکہ بار بار یہ الہام ہوتے رہے کہ کفن میں لپیٹا گیا۔ 47 برس کی عمر۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان المنایا لاتطیش سھامھا۔** یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔ جب اس پر بھی دعا کی گئی تب الہام ہوا یا **ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔** یعنی اے لوگو! تم اس خدا کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے یعنی اسی کو اپنے کاموں کا کارساز سمجھو اور اس پر توکل رکھو۔ کیا تم دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔ اس میں یہ اشارہ تھا کہ کسی کے وجود کو ایسا ضروری سمجھنا کہ اس کے مرنے سے نہایت درجہ حرج ہوگا ایک شرک ہے اور اس کی زندگی پر نہایت درجہ زور لگا دینا ایک قسم کی پرستش ہے۔ اس کے بعد میں خاموش ہو گیا اور سمجھ لیا کہ اس کی موت قطعی ہے چنانچہ وہ گیارہ اکتوبر 1905ء کو بروز چارشنبہ بوقت عصر اس فانی دنیا سے گذر گئے۔ وہ درد جو ان کے لئے دعا کرنے میں میرے دل پر وارد ہوا تھا خدا نے اس کو فراموش نہ کیا اور چاہا کہ اس ناکامی کا ایک اور کامیابی کے ساتھ تدارک کرے۔ اس لئے اس نشان کے لئے سیٹھ عبدالرحمٰن کو منتخب کر لیا۔ اگرچہ خدا نے عبدالکریم کو ہم سے لے لیا تو عبدالرحمن کو دوبارہ ہمیں دے دیا۔ وہی مرض ان کے دامنگیر ہو گئی آخر وہ اسی بندہ کی دعاؤں سے شفایاب ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ فرماتے ہیں کہ میرا صدہا

باقی صفحہ 15 ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad